بسم اللہ الرحمن الرحیم

Regd S. No 1411

پوسٹ بکس نمبر ۷۳۹۴ کراچی ۳

رجسٹرڈ ایل نمبر ۱۴۱۱

مجلس خدام الاحمدیہ کراچی کا

روزنامہ

المصلح

فی پرچہ ۲

جمعرات ۱۶ ذی الحجہ سنہ ۱۳۷۲ھ

ایڈیٹر:۔ عبد القادر بی۔ اے

جلد ۶ | ۲۷ ظہور ۱۳۳۲ ہش ۲۷ اگست سنہ ۱۹۵۳ء | نمبر ۱۲۴

موجودہ حالات میں اپنے فرائض کو پہچانو اور احمدیت کے خلاف پھیلائی ہوئی غلط فہمیوں کو دور کرنے کی کوشش کرو

لجنہ اماء اللہ کراچی کے ایک غیر معمولی اجلاس میں احمدی خواتین سے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کا خطاب

سٹاف رپورٹر

کراچی ۲۶ اگست۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے آج صبح لجنہ اماء اللہ کراچی کے ایک اجلاس میں احمدی خواتین سے خطاب کرتے ہوئے انہیں حالات کے مطابق اپنی زندگیوں میں تبدیلی پیدا کرنے اور اپنے فرائض کو پہچاننے کی طرف توجہ دلائی۔ حضور نے اس امر پر زور دیتے ہوئے کہ آجکل سوسائٹی میں ظاہری طور پر عورتوں کا اثر بڑھ گیا ہے۔ انہیں تلقین کی کہ وہ اس سے فائدہ اٹھانے کی کوشش کریں۔ اور اپنے اپنے حلقے میں دوسری خواتین کے ساتھ تعلقات بڑھا کر ان غلط فہمیوں کو دور کرنے میں ہمہ تن مصروف ہو جائیں۔ کہ جو احمدیت کے خلاف بکثرت پھیلی ہوئی ہیں۔ حضور نے فرمایا کہ اگر احمدی خواتین نے اس امر کی اہمیت کو محسوس کرتے ہوئے اپنے فرائض کو خوش اسلوبی سے ادا کیا۔ تو اس کا نہایت خوشگوار اثر ظاہر ہوگا۔

دوران تقریر میں حضور ایدہ اللہ تعالےٰ نے اس امر پر روشنی ڈالتے ہوئے کہ ہمارے خلاف غلط فہمیاں پھیلتی کیوں ہیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دینی کارناموں پر تفصیل سے روشنی ڈالی۔ اور بتایا کہ حقیقی اسلام کے پیش ہوتے ہی مخالف مولویوں پر اس کا کیا اثر پڑا جنہوں نے دین پر اپنی اجارہ داری قائم کر رکھی تھی۔ اور معمولی معمولی مسائل پر اختلافات کے نت نئے پہلو نکال کر مسلمانوں کے مختلف گروہوں کو مجبور کر رکھا تھا۔ کہ وہ ان کے ساتھ چمٹے رہیں۔ مثال کے طور پر مسلمانوں میں یہ عقیدہ پھیلا ہوا تھا کہ عیسےٰ علیہ السلام آسمان سے آکر تمام کافروں کو تہ تیغ کر دیں گے۔ اور دنیا کے خزانے مسلمانوں میں بانٹ دیں گے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے یہ کہہ کر کہ عیسےٰ علیہ السلام فوت ہو چکے ہیں۔ اب جو کچھ کرنا ہوگا۔ خود مسلمانوں ہی کو کرنا ہوگا۔ ان کی امیدوں پر پانی پھیر دیا اسی طرح یہ کہہ کر کہ نیز دین اور آمین بالجہر وغیرہ کے جھگڑے عبث ہیں۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مختلف حالات اور مختلف مزاجوں کے لحاظ سے مسائل سمجھانے میں مختلف طریق اختیار فرمائے تھے جس میں آسانی ہو اسی طریق پر عمل کرو۔ لوگوں کو ایسے مولویوں کی محتاجی سے نجات دلا دی۔ پھر مسلمانوں میں اس بات پر اختلاف چلا آرہا تھا۔ کہ قرآن مجید کی کتنی آیات منسوخ ہیں مختلف لوگ پانچ سے لے کر سات سو آیات تک مختلف تعداد کے قائل تھے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے آکر اعلان کر دیا کہ قرآن کا ایک شوشہ بھی منسوخ نہیں ہے۔ یہ سارے کا سارا قابل عمل ہے۔ اور اس طرح لوگ دین کو سمجھنے اور اس پر عمل کرنے میں مولویوں کی غلامی سے آزاد ہو گئے۔ ایسی صورت میں مولویوں کا سیخ پا ہونا لازمی تھا کیونکہ اس طرح ان کی اجارہ داری ختم ہوتی تھی۔ انہیں اس کے سوا اور کوئی راہ نہ سوجھی۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خلاف غلط فہمیاں پھیلا کر لوگوں کو بدظن کر دیا جائے۔ چنانچہ ہمارا کام یہ ہے کہ ہم اپنے تعلقات کو وسیع کریں۔ اپنے اپنے حلقہ میں میل جول بڑھائیں۔ ہمارے ملنے جلنے سے ہی بہت سی غلط فہمیاں دور ہو جائیں گی۔ کیونکہ ہم سے مل کر دوسروں کو معلوم ہوگا کہ ہم تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہی کی امت ہیں ہمارا کلمہ ہماری نماز ہمارا روزہ ہمارا حج ہماری زکوٰۃ سب وہی ہے۔ اور مولوی صاحبان جو کہتے ہیں وہ درست نہیں ہے۔ لیکن اگر یہ غلط فہمیاں اسی طرح پھیلی رہیں تو اس سے ہماری مشکلات میں بے حد اضافہ ہو جائیگا پس احمدی خواتین کو اپنی ذمہ داری کو سمجھنا چاہیئے اور دوسری خواتین سے میل جول بڑھا کر یہ غلط فہمیاں دور کرنی چاہئیں۔

سلسلہ احمدیہ کی خبریں

کراچی ۲۶ ظہور۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ حضور کو تا حال کھانسی اور نزلے کی سخت تکلیف ہے۔ احباب صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے التزام سے دعا جاری رکھیں۔

مراقش کے متعلق امریکہ کا رویہ افسوسناک ضرور ہے مگر تعجب انگیز نہیں

— عرب ایشیائی گروپ کے ترجمان کا بیان —

مصر ۲۶ اگست۔ عرب ایشیائی گروپ کے ایک ترجمان نے آج ایک بیان میں کہا۔ مراقش کے متعلق فرانسیسی رویہ پر بحث کرنے کے لئے گروپ نے سلامتی کونسل سے جو مطالبہ کیا ہے۔ امریکہ کا اس کے متعلق رویہ ہمارے لئے تعجب کا موجب نہیں ہے۔ گو افسوسناک ضرور ہے۔ ترجمان نے کہا امریکہ کے رویہ کے پیش نظر گو کامیابی کا اب کم امکان ہے۔ تاہم ہم نے فیصلہ کیا ہے۔ کہ اپنی طرف سے اس معاملہ کو سلامتی کونسل کے ایجنڈے پر لانے کی پوری کوشش کریں۔

پھانسی کے پھندے بالکل تیار تھے

تہران ۲۶ اگست۔ تہران کے فوجی حکام کا بیان ہے کہ انہیں پولیس لائنز کے علاقے میں پھانسی کے ۲۲ پھندے لٹکے ہوئے ملے ہیں۔ یہ پھندے غالباً ان لوگوں کو پھانسی دینے کے لئے لٹکائے گئے تھے۔ جنہوں نے ۱۵ اگست کو شاہ کی حمایت میں مصدق حکومت کا تختہ الٹنے کی کوشش کی تھی۔

نیوزی لینڈ کی طرف سے ۲ لاکھ ۵۰ ہزار پونڈ کی پیشکش

کراچی ۲۶ اگست نیوزی لینڈ کی حکومت نے سال رواں کے دوران میں پاکستان کی ترقیاتی منصوبوں کے لئے کولمبو پلان کے تحت ۲ لاکھ ۵۰ ہزار پونڈ کی پیشکش کی ہے۔ اس نئی پیشکش کو ملا کر اب تک نیوزی لینڈ پاکستان کو ۷ لاکھ ۵۰ ہزار پونڈ بطور امداد پیش کر چکا ہے۔ یہ نئی رقم بھی سیمنٹ فیکٹری کے لئے مزید مشینیں خریدنے پر خرچ کی جائے گی۔

ٹیلیفون فیکٹری نو ماہ کے اندر اندر کام شروع کر دے گی

کراچی ۲۶ اگست۔ معتبر ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ ہری پور ہزارہ میں قائم ہونے والی ٹیلیفون فیکٹری آئندہ سال کے وسط تک کام شروع کر دیگی۔ فیکٹری کی بیشتر مشینیں مغربی جرمنی سے پاکستان پہنچ چکی ہیں۔ نیز کارخانے کی عمارت بھی بسرعت پایۂ تکمیل کو پہنچ رہی ہے۔ اس کارخانے کے چالو ہونے سے ٹیلیفون کا جملہ سامان اتنی مقدار میں تیار ہونا شروع ہو جائے گا۔ کہ ملک کی تمام ضروریات بآسانی پوری ہو سکیں گی۔ اس پر تمام منصوبے پر ساٹھ لاکھ روپیہ صرف ہوگا۔ جس میں سے ۴۵ لاکھ حکومت پاکستان ادا کرے گی۔ اور باقی ۱۵ لاکھ کا سرمایہ مغربی جرمنی کی ایک فرم میسرز سیمنز اینڈ ہالسکے لگا رہی ہے۔ کارخانے کا تمام عملہ پاکستانیوں پر مشتمل ہوگا۔ چنانچہ اس سلسلے میں سٹاف کو تربیت دینے کا کام ابھی سے شروع کر دیا گیا ہے۔

امریکہ مراکش کے مسئلے پر فرانس کا ساتھ دیگا

نیویارک ۲۶ اگست۔ اقوام متحدہ میں ایک امریکی ترجمان نے پریس سے آج اس خبر کی تصدیق کر دی ہے کہ آج جب سلامتی کونسل میں مراکش کے مسئلہ کو ایجنڈے میں شامل کرنے کے متعلق بحث ہوگی۔ تو امریکہ اس مسئلہ کی شمولیت کے خلاف ووٹ دے گا۔ کیونکہ اسکے نزدیک وہاں کی صورت حال ایسی نہیں ہے۔ کہ جسے امن عالم کے لئے خطرہ قرار دیا جا سکے۔ اس مسئلے کو ایجنڈے میں شامل کرنے کے لئے کونسل کے گیارہ ممبروں میں سے سات کی تائید حاصل کرنا ضروری ہے۔ کونسل پانچ بڑی طاقتوں کے علاوہ چلی کولمبیا۔ ڈنمارک۔ یونان۔ لبنان اور پاکستان پر مشتمل ہے۔ اقوام متحدہ کے حلقوں کا خیال ہے کہ چونکہ بھارتی قرارداد کے بارے میں فرانس نے غیر جانبدار رہنے کا فیصلہ کیا ہے۔ اس لئے امریکہ مراکش کے مسئلے پر فرانس کے خلاف ووٹ نہیں دے گا۔

روسی علاقوں میں اڑھائی لاکھ جاپانی موت کا شکار ہو چکے ہیں

ٹوکیو ۲۶ اگست۔ جاپان کے محکمہ خارجہ نے انکشاف کیا ہے۔ کہ ۱۹۴۵ء کے بعد سے اب تک ان علاقوں میں جو روس کے زیر اقتدار ہیں۔ ۲ لاکھ پچاس ہزار جاپانی موت کا شکار ہو چکے ہیں۔ محکمہ خارجہ نے مزید انکشاف کیا ہے کہ روس کے زیر اثر علاقوں میں ابھی تک ۵۰ ہزار جاپانی رکے ہوئے ہیں۔ یہ اعداد و شمار ان جاپانیوں کی فراہم کردہ اطلاعات پر مبنی ہیں۔ جو جنگ ختم ہونے کے بعد سے وقتاً فوقتاً اپنے ملک واپس پہنچتے رہے ہیں۔

عبد القادر پرنٹر و پبلشر نے انجمن پریس نارتھ روڈ میں طبع کرا کر دفتر المصلح میگزین لین سے شائع کی۔

روزنامہ المصلح کراچی

مورخہ ۲۷ ظہور ۱۳۳۲ ہش

سکھ گوردوارے

لکھنؤ میں پٹیالہ کے سابق وزیر اعلیٰ سردار گیان سنگھ راڑیوالہ نے ایک پریس کانفرنس میں کہا ہے کہ

"بھارت اور پاکستان کے درمیان صرف مسئلہ کشمیر کے حل سے تمام مسائل حل نہیں ہو جائینگے۔ اس بارے میں جو بھی فریق اس قسم کا نتیجہ اخذ کرے گا۔ اس سے سکھ فرقہ کی امیدوں پر پانی پھر جائے گا۔ اور ان میں بے چینی پیدا ہو جائے گی۔ خصوصاً جبکہ پاکستان میں سکھوں کے مقدس گوردواروں کے بارہ میں کوئی غور نہیں کیا گیا۔"

سکھوں کے واقعی بہت سے گوردوارے مغربی پاکستان میں ہیں۔ بقول سردار گیان سنگھ کم سے کم ۱۴۷ گوردوارے یہاں موجود ہیں، ان گوردواروں میں ننکانہ صاحب بھی جو گورو نانک کا جنم استھان ہے۔ اور بڈھانہ کا گوردوارہ بھی جہاں گوروجی نے اپنے آخری دن گزارے تھے شامل ہیں۔

ہمیں سردار صاحب کے ان مذہبی جذبات سے دلی ہمدردی ہے۔ جو انہوں نے اپنے مقدس مقامات کے متعلق ظاہر کئے ہیں۔ مگر انہیں معلوم ہے کہ مسلمانوں کے بھی ایسے ایک دو نہیں سینکڑوں مقدس مقامات ہیں۔ جو نہ صرف مشرقی پنجاب میں بلکہ تمام بھارت کے طول و عرض میں پھیلے ہوئے ہیں۔ اور جن سے وہ فی الحال محروم ہو گئے ہیں۔

اس کے باوجود یہ ایک بدیہہ امر ہے کہ اگر تقسیم سے پہلے سکھ لیڈر اپنے مقدس مقامات کا خیال کرتے۔ جو پاکستان میں شامل ہونے لازمی تھے۔ تو وہ پنجاب کی تقسیم پر رضامند نہ ہوتے جو محض ایک چال تھی اور جو پاکستان کو کمزور رکھنے کے لئے چلی گئی تھی۔

خیر اب جیسا کہ انگریزی میں کہتے ہیں گرے دودھ پر رونے سے کچھ حاصل نہیں۔ اس لئے اگر سکھ دوست واقعی چاہتے ہیں کہ انہیں پاکستان میں واقعہ گوردواروں میں آنے جانے کی سہولتیں میسر ہو جائیں تو انہیں چاہیئے کہ پاکستان اور بھارت میں خوشگوار تعلقات پیدا کرنے میں اپنا زور لگا دیں تاکہ کم سے کم مذہبی جذبات کی تسلی کے لئے آنے جانے میں ہر قوم کے لوگوں کو دونوں مملکتوں میں زیادہ سے زیادہ آسانیاں حاصل ہو جائیں۔

حقیقت یہ ہے کہ پاکستان اور بھارت میں خوشگوار تعلقات کی بنیاد مسئلہ کشمیر کے حل پر موقوف ہے۔ اگر یہ مسئلہ حل ہو جائے۔ تو ہمیں یقین ہے کہ دوسرے چھوٹے چھوٹے مسائل بہت جلد حل ہو جائیں گے۔ اس لئے سردار صاحب کا یہ کہنا درست نہیں ہے کہ مسئلہ کشمیر کے حل سے تمام مسائل حل نہیں ہوں گے۔ حقیقت یہ ہے کہ اگر یہ مسئلہ جلد حل نہ ہوا۔ یا کسی پالیسی کے ماتحت بے انصافی سے حل ہوا۔ تو کسی ملک کے باشندوں کو یا ان کے کسی حصہ کو کوئی فائدہ نہیں ہوگا۔ بلکہ ڈر ہے کہ تعلقات اور بھی کشیدہ ہو جائیں۔ اور امن پسند لوگوں کے نیک جذبات دلوں ہی میں گھٹ کر رہ جائیں۔ اور ایک مدت مدید تک محرومی اور بے چارگی کا شکار ہونا پڑے۔ اس لئے ہم پاکستان اور بھارت کے امن پسند لوگوں خاصکر سکھوں سے استدعا کرتے ہیں۔ کہ وہ مسئلہ کشمیر کے منصفانہ اور جلد از جلد حل کے لئے اپنا پورا زور خرچ کر دیں۔ تاکہ پاکستان اور بھارت کے خوشگوار تعلقات کے راستہ سے یہ ہمالہ ہٹ جائے۔

سی بم

پچھلے دنوں سوویٹ روس کے وزیر اعظم مسٹر مالنکوف نے اپنی ایک اہم تقریر میں کہا تھا کہ امریکہ کو ہائیڈروجن بم کی تیاری میں یکتائی کا جو دعوے تھا۔ وہ غلط ہو چکا ہے۔ ہم نے بھی ہائیڈروجن بم تیار کر لیا ہے۔ اب امریکہ کی دھمکی بے اثر ہے۔

اس اعلان کے بعد امریکہ سے خبر سنی گئی کہ واقعی روس میں ہائیڈروجن بم کا دھماکہ سنا گیا ہے۔ ابھی یہ دونوں خبریں دنیا کے دماغوں میں سنسنا ہی رہی ہیں۔ کہ اب لنڈن سے ایک اور نو بہ نو خبر آئی ہے کہ

"ایک برطانوی سائنسدان نے کل ہی یہ انکشاف کیا ہے کہ دنیا کو روس کے اس اعلان پر کہ اسکے پاس بھی امریکہ کے مقابلہ میں ایٹم بم اور ہائیڈروجن بم ہیں لرزہ براندام ہونے کی بجائے سی بم کا انتظار کرنا چاہیئے۔

یہ بم ممکن ہے کہ تمام نسل انسانی کو ایک ہی وار میں صفحہ ہستی سے محو کر دے۔

سائنسدان مذکور نے جو اپنا نام ظاہر کرنا نہیں چاہتا کہا ہے کہ اب جبکہ فولادی پردہ کے دونوں طرف ایٹم بم کی موجودگی میں توازن پیدا ہو گیا ہے۔ علم الطبیعات کے ماہرین نے ایٹم اور ہائیڈروجن بم کے سوال کو پس پشت ڈال دیا ہے۔ اور انہوں نے ایک نئے طریقہ پر غور شروع کیا ہے۔ جس کا پہلا حرف "سی" ہے۔ اور جو "کوبالٹ" کو ظاہر کرتا ہے۔

جہاں تک معلوم ہوا ہے "کوبالٹ بم" ابھی تک صرف ایک خیال ہی ہے مگر سائنسدان مذکور نے کہا ہے کہ کوبالٹ بم کے خیال کی بنیاد سادہ مگر ثابت شدہ اصولوں پر ہے جس کے ممکن الحصول ہونے میں کوئی شک نہیں

خیال یہ ہے کہ ایک ایسا بم تیار کیا جائے۔ جو اتنا بڑا اور اتنا طاقتور ہو کہ جس کے ریڈیائی ذرات دنیا کے اکثر حصہ کو زہریلا کر دیں۔ اور ایک سال یا زیادہ عرصہ تک موثر رہیں۔

سائنسدان مذکور نے کہا ہے کہ یہ بم کوبالٹ سے تیار کیا جائے گا۔ جس کے ایک ٹن کی قیمت دو ہزار ڈالر ہے۔ اس بم کے تین حصے ہوں گے مرکزی حصہ ایٹم بم پر مشتمل ہوگا۔ جو ہائیڈروجن بم میں لپٹا ہوگا۔ اور اوپر موٹی تہ کوبالٹ کی ہوگی۔ جو پھٹ کر نہایت لطیف ذرات میں تبدیل ہو کر ہر طرف پھیل جائیں گے۔ اور ایک سال یا زیادہ عرصہ تک ریڈیائی لہریں اگلتے رہیں گے۔

سائنسدان مذکور نے کہا ہے کہ اگرچہ سی بم کی تیاری میں دقتیں ہیں۔ مگر یہ تجویز ایٹم بم اور ہائیڈروجن بم کی تجاویز سے کچھ زیادہ ناقابل عمل نہیں ہے۔ اگر یہ بم تیار ہو گیا تو واقعی تمام سطح دنیا پر ایسی ریڈیائی مؤثر لہریں پھیلا دے گا۔ جن کا کوئی توڑ نہیں۔"

ایٹم بم کا تجربہ تو جاپان پر پچھلی عالمگیر جنگ میں ہو چکا ہے۔ اس لئے دنیا اس سے تو انکار نہیں کر سکتی امریکہ نے بعض دور دراز مقامات پر ہائیڈروجن بم کا تجربہ کا دعوےٰ بھی کیا ہے۔ اس لئے ہو سکتا ہے کہ ہائیڈروجن بم موجود ہو کم سے کم روس کو یقین ہے کہ امریکہ کے پاس ہائیڈروجن بم موجود ہے۔ مالنکوف کا اعلان کہ روس کے پاس بھی موجود ہے محض دھمکی سمجھا جاتا۔ اگر امریکن ذرائع سے اس کے روسی تجربہ کی تصدیق نہ ہوتی۔ اب کوبالٹ بم کا شوشہ چھوڑا گیا ہے۔ جس کے متعلق اوپر کے بیان میں یہ دعوےٰ کیا گیا ہے کہ ایک ہی بم تمام دنیا کی نسل انسانی کو صفحۂ ہستی سے محو کرنے کے لئے کافی ہے

اس سائنسدان کے قول کے مطابق ایک ٹن کوبالٹ کی قیمت ۲۰۰۰ ڈالر ہے۔ یعنے ۸۰۰۰ روپیہ۔ ایک بم میں جو تمام دنیا کی نسل انسانی کو صفحۂ ہستی سے محو کر سکتا ہے۔ دس ہزار ٹن کوبالٹ کی ضرورت ہوگی۔ یعنے ایک ایسے بم کی تیاری پر ۸۰۰۰۰۰۰۰ روپیہ کا صرف کوبالٹ ہی خرچ ہوگا۔ اگر باقی اخراجات بھی اتنے سمجھ لئے جائیں۔ تو گویا ایک بم کی تیاری پر صرف ایک ارب ساٹھ کروڑ روپیہ خرچ ہوگا۔ گویا تمام دنیا کی نسل انسانی کو صفحۂ ہستی سے محو کرنے کے لئے جو روپیہ درکار ہے۔ وہ اس سے بہت کم ہے۔ جتنا ایک چھوٹے سے ملک کے باشندوں کی خوراک کے لئے سالانہ درکار ہوتا ہے۔ یہ روپیہ شاید اس سے بھی بہت کم ہے۔ جو تمام دنیا کی نسل انسانی کی ایک روز کی خوراک پر صرف ہوتا ہے۔

کتنا سستا سودا ہے

ہم برطانیہ امریکہ۔ جرمنی۔ جاپان روس اور باقی تمام مہذب دنیا کے سائنسدانوں سے درخواست کرتے ہیں۔ کہ وہ کوبالٹ بم کی تیاری کے لئے سب ملکر کوشش کریں اور جتنی جلد ہو سکے اسے تیار کریں۔ روپیہ اتنا تھوڑا خرچ ہوتا ہے۔ کہ اگر صرف ایک ملک ہی چاہے تو ایسے بیسیوں بم تیار ہو سکتے ہیں۔ کم از کم پانچ بم ضرور تیار کر لئے جائیں۔ تاکہ نسل انسانی کے کسی فرد کے بچنے کا کوئی امکان باقی نہ رہے۔ البتہ کوبالٹ کے حصول میں کچھ دقتیں ہونگی لیکن اگر تمام دنیا کے ممالک اس کے حصول کے لئے کمر کس لیں تو چند دنوں میں پانچ بموں کے لئے کوبالٹ حاصل کر لینا کچھ بھی مشکل نہیں۔

جب یہ پانچ بم تیار ہو جائیں۔ تو پھر ریاضیات عالیہ کے حساب سے انہیں ایسی موزوں جگہوں پر رکھ کر پھوڑا جائے کہ ریڈیائی لطیف ذرات اونچے سے اونچے پہاڑ کی چوٹیوں اور گہرے سے گہرے غار تک مار کریں۔ تاکہ زمین کے اندر کوئی متنفس زندہ نہ رہ سکے سی بموں کے کارنامہ کا سب سے بڑا فائدہ جو ہوگا۔ وہ یہ ہوگا۔ کہ تمام دنیا کی انسانی نسل مغرب کی دانشمندیوں سے نجات پا جائے گی۔ اور "سی" بھی نہ کرے گی۔ اور اس کی بجائے زمین پر کوبالٹ کے لطیف ذرات آباد ہو جائیں گے۔ جو قیامت تک آزادی سے اپنی ریڈیائی لہریں لہراتے رہیں گے۔ اور پاکستان اور بھارت کے وزراء اعظم کو یہ فائدہ ہوگا۔ کہ انہیں مسئلہ کشمیر کا حل دریافت کرنے سے چھٹکارا مل جائے گا۔

الیس اللہ بکاف عبدہ

اسلام میں مسئلہ شفاعت

نجات ایک فطرتی تقاضا ہے۔ ہر مذہب نے نجات کو پیش کیا ہے۔ حصول نجات کے مختلف ذرائع میں سے ایک ذریعہ شفاعت بھی ہے۔ مذاہب کا مطالعہ کرنے والے جانتے ہیں۔ کہ شفاعت کا اعتقاد عالمگیر ہے۔ مشرکین۔ بت پرست۔ یہود اور نصاریٰ سب شفاعت کے قائل ہیں۔ اسلام بھی شفاعت کا اقراری ہے۔ اگرچہ اسلام کی بیان کردہ شفاعت دیگر مذاہب کی شفاعت سے نوعیت میں مختلف ہے۔ اور وہی حقیقی شفاعت ہے۔ مشرکین اور یہود و نصاریٰ نے جہاں اس باب میں انتہائی غلو سے کام لیا۔ وہاں آریہ اور مسلمانوں میں سے بھی بعض طبقے اس کے سرے سے ہی منکر ہو گئے۔ مگر اسلام کی تعلیم دربارہ شفاعت ہر قسم کے افراط و تفریط سے پاک ہے۔ نہ وہ انسان کو گناہوں پر بے باک کرتی ہے۔ اور نہ اسے مایوس بنا کر ورطۂ حیرت میں ڈالتی ہے۔ اسلامی شفاعت پر جس قدر اعتراضات کئے جاتے ہیں۔ یہ سب اس کی حقیقت سے ناواقفیت سے پیدا ہوتے ہیں۔

شفاعت کے معنے

عربی زبان کے لحاظ سے شفاعت کے تین معنے ہو سکتے ہیں:۔

(۱) طلب اعانت۔ شفع لہ اوفیہ الی زید۔ طلب عن زید ان یعاونہٗ (۲) کامیابی کے لئے کوشش۔ شفع لفلان فی المطلب۔ سعیٰ لہ (۳) ایک شئی کو ساتھ لانا۔ بان یضیف مثلہ (المنجد صـ ۲۵۹)

اب نبی کی شفاعت کا مفہوم واضح ہے یعنی وہ اللہ تعالےٰ سے مومنوں کی مدد اور ان کی کامیابی کے لئے خاص دعا کریں گے۔ یا جو ان کے رنگ میں رنگین ہوگا۔ اسے اپنے ساتھ ملا لیں گے۔ کیا عقلاً یہ عقیدہ قابل اعتراض ہے؟

اسلامی شفاعت

عقلی طور پر شفاعت کی چار قسمیں ہو سکتی ہیں۔

(۱) شفاعۃ بالغلبۃ۔ جیسے کوئی بڑا افسر اپنے ماتحت کے نام سفارشی خط لکھدے۔ (۲) شفاعۃ بالمساواۃ۔ جیسے انسان اپنے ہم مرتبہ آدمی کے پاس کسی کی سفارش کرے۔ یہ سفارش بھی انسانی ضروریات کے ماتحت بسا اوقات منظور کرنی پڑتی ہے۔ (۳) شفاعۃ بالعلم جیسے ایک بادشاہ سے کسی محتاج امداد کی اپنے ذاتی علم کی بنا پر سفارش کرنا۔ کیونکہ بادشاہ عالم الغیب نہیں۔ (۴) شفاعۃ لاظہار الاحترام۔ جیسے انسان اپنے کسی پیارے کی سفارش پر کام کر دے۔ حالانکہ وہ اس سے چھوٹا اور کم علم ہو۔

ان ہر چہار اقسام شفاعت کا ذکر کرتے ہوئے اللہ تعالےٰ فرماتا ہے:۔

من ذا الذی یشفع عندہٗ الا باذنہٖ یعلم ما بین ایدیھم وما خلفھم ولا یحیطون بشیءٍ من علمہٖ الا بما شآء وسع کرسیہ السمٰوٰت والارض ولا یؤدہٗ حفظھما وھو العلی العظیم (بقرہ ع ۳۴)

ترجمہ۔ کون ہے جو اللہ تعالےٰ کے پاس بجز اس کی اجازت کے شفاعت کرے۔ وہ جانتا ہے ان کے تمام حالات کو اور لوگوں کو اس کے علم سے اتنا ہی معلوم ہوتا ہے۔ جتنا وہ چاہے۔ اس کی حکومت آسمان و زمین پر حاوی ہے۔ اور وہ ان کے نظام سے عاجز نہیں۔ کیونکہ وہ اس سے بلند و بزرگ ہے۔

گویا بتلا دیا۔ کہ اللہ تعالےٰ سے علم میں کوئی زیادہ نہیں۔ اس لئے وہاں شفاعۃ بالعلم ممکن نہیں۔ اللہ تعالےٰ کی حکومت سب پر حاوی ہے۔ کوئی اس سے بڑا نہیں لہذا شفاعۃ بالغلبہ محال ہے۔ وہ اپنے کاموں میں عاجز نہیں۔ کہ کوئی اس کا مساوی یا مددگار ہو۔ اس لئے شفاعۃ بالمساوات باطل ہے۔ پس یہ تینوں اقسام ناجائز ہیں۔ ہاں شفاعۃ بالاذن (شفاعۃ لاظہار الاحترام) جائز ہے۔

شفاعت کے شرائط

اور اس کے لئے حسب ذیل شرائط ہیں۔

اول۔ شفاعت کنندہ مجاز قرار دیا جائے۔ یعنی اللہ تعالےٰ اسے اجازت دے۔

دوم:۔ جن کے متعلق اذن الٰہی ہوگا۔ ان کی ہی شفاعت ہو سکے گی۔ ولا یشفعون الا لمن ارتضیٰ وھم من خشیتہٖ مشفقون (انبیاء رکوع ۲) مرسلین صرف ان کی شفاعت کر سکیں گے۔ جن کے متعلق ارادہ الٰہی ہوگا۔

سوم۔ ظالموں۔ سرکشوں اور نافرمانوں کی شفاعت نہ ہوگی۔ ما للظالمین من حمیم ولا شفیع یطاع (المؤمن ع ۲)

چہارم۔ مومنوں کی شفاعت ہوگی۔ فرمایا۔ وآخرون اعترفوا بذنوبھم خلطوا عملاً صالحاً وآخر سیئاً عسی اللہ ان یتوب علیھم (توبہ رکوع ۱۳) جو لوگ اپنے گناہوں پر پشیمان ہیں۔ اور انہوں نے نیک عمل کئے ہیں۔ مگر کچھ برے بھی۔ اللہ تعالےٰ ان کو معاف فرمائیگا۔

ان شرائط سے ظاہر ہے۔ کہ ان نیکوکاروں کے متعلق شفاعت ہوگی۔ جن سے اعمال کی تگ و دو میں گناہ سرزد ہو گئے ہیں۔ اور جن کے متعلق مشیت الٰہی عفو کا فیصلہ کر چکی ہے۔ مگر اس عفو کا اجرا کسی محبوب بندے کی شفاعت پر ہوگا۔ تاکہ اسکی عزت و احترام کا اظہار ہو۔ کیا اس شفاعت پر کوئی عقلی اعتراض پڑ سکتا ہے؟

شفاعت اور مشرکین

شرک کی بنیاد وہمی شفاعت پر ہے۔ مشرک لوگ معبودان باطلہ کو اپنا شفیع سمجھتے ہیں۔ قرآن مجید مشرکین کے متعلق فرماتا ہے۔ ویقولون ھؤلآء شفعآؤنا عند اللہ قل اتنبئون اللہ بما لا یعلم فی السمٰوٰت ولا فی الارض سبحانہٗ وتعالیٰ عما یشرکون۔ (یونس ع۲) کہ وہ اپنے بتوں اور خود ساختہ معبودوں کو شفیع قرار دیتے ہیں۔ اور اسی طمع میں ان کی عبادت کرتے ہیں۔ مگر ان کا یہ خیال باطل ہے۔ کوئی بت وغیرہ شفاعت نہ کر سکیں گے" فرمایا ولم یکن لھم من شرکآئھم شفعآء وکانوا بشرکآئھم کافرین۔ (روم ع ۳) کہ بوقت مصیبت ان کے شریک شفیع نہ بنیں گے۔ اور یہ خود ان سے منکر ہو جائیں گے" پھر فرمایا۔ وما نریٰ معکم شفعآءکم الذین زعمتم انھم فیکم شرکٰؤا لقد تقطع بینکم وضل عنکم ما کنتم تزعمون۔ (انعام ع ۱۱) ہم آج تمہارے ساتھ ان شفاعت کنندوں کو نہیں دیکھتے۔ جن کو تم شریک باری سمجھتے تھے۔ آج تمہارے تعلقات کٹ گئے۔ اور تم سے وہ شفیع ضائع ہو گئے"۔

ان آیات اور ایسی ہی دوسری متعدد آیات میں اس امر کی وضاحت کی گئی ہے۔ کہ اللہ کے سوا کوئی خود ساختہ معبود شفاعت نہیں کر سکتا۔

شفاعت اور کفارہ

عیسائیت نے مسئلہ شفاعت کو بگاڑ کر کفارہ کی صورت میں پیش کیا ہے۔ شفاعت میں گنہگاروں کے گناہ شفاعت کنندہ پر نہیں ڈالے جاتے۔ بلکہ بالکل معاف کر دیئے جاتے ہیں۔ لیکن کفارہ میں گناہوں کا بوجھ اور ان کی سزا کفارہ ہونے والے پر رکھی گئی ہے۔ چنانچہ لکھا ہے:۔

"اس یسوع نے آپ ہمارے گناہوں کو اپنے بدن میں لکڑی پر اٹھا لیا"۔ (۱۔ پطرس ۲/۲۴)

"مسیح جو ہمارے لئے لعنتی بنا۔ اس نے ہمیں مول لے کر شریعت کی لعنت سے چھڑایا"۔ (گلتیوں ۳/۱۳)

شفاعت اور کفارہ میں یہ فرق نمایاں ہے۔ اسلام نے اس قسم شفاعت (کفارہ) کی تردید کرتے ہوئے فرمایا ہے:۔ "ولا تزر وازرۃ وزر اخریٰ وان تدع مثقلۃ الیٰ حملھا لا یحمل منہ شیءٌ ولو کان ذا قربیٰ (فاطر ع ۳) کہ کوئی جان کسی دوسری کا گناہ نہیں اٹھا سکتی۔ اگرچہ گنہگار جان اپنے رشتہ داروں کو بھی بلائے"۔

پھر فرمایا۔ وما ھم بحاملین من خطایاھم من شیءٍ (عنکبوت ع ۱) کوئی انسان بھی دوسروں کی خطاؤں کو نہیں اٹھا سکتا"۔

پس یہ غلط ہے۔ کہ مسیحؑ یا کوئی اور ہمارے گناہوں کے بدلہ "لعنتی" بن گیا ہے۔ (العیاذ باللہ) کیونکہ یہ طریق جس طرح رحم خداوندی کے خلاف ہے۔ ویسے ہی عدل الٰہی کے بھی منافی۔ کریں لوگ اور بھریں مسیحؑ۔ ع این چہ

این چہ بوالعجبی است

شفاعت اور یہود

یہود بھی شفاعت کے قائل ہیں۔ ان کا یہ خیال ہے۔ کہ ہم چونکہ نبیوں کی اولاد ہیں۔ اس لئے خواہ کچھ ہی کرتے چلے جائیں۔ ہم مستحق شفاعت ہیں۔ قرآن مجید نے ان کا قول "نحن ابنآء اللہ واحبآؤہٗ" (ہم خدا کے بیٹے اور اس کے پیارے ہیں) نقل کر کے فرمایا ہے قل فلم یعذبکم بذنوبکم بل انتم بشر ممن خلق (المائدہ رکوع ۳) کہ اگر یہ سچ ہے۔ تو پھر تم اپنے گناہوں کی سزا کیوں پا رہے ہو۔ پھر ایک دوسرے مقام پر ان کے دعویٰ "لن تمسنا النار الا ایاماً معدودۃ" (ہمیں آگ نہیں چھوئیگی مگر چند دن) کی تردید میں فرمایا۔ قل اتخذتم عند اللہ عھداً فلن یخلف اللہ عھدہٗ (بقرہ رکوع ۹) کیا تم نے اس بارہ میں اللہ تعالےٰ سے کوئی عہد لے لیا ہے۔ اور وہ اپنے عہد کے خلاف نہیں کرتا۔ یعنی تمہارا یہ دعویٰ بے بنیاد ہے۔

قرآنی فیصلہ

اسلام نے مشرکین کے خود ساختہ دعویٰ کی تردید کی۔ یہودیت کے بے جا اصرار کو رد فرمایا۔ عیسائیت کی غالیانہ تعلیم کو غلط قرار دیا۔ اور بالآخر فرمایا۔ قل للہ الشفاعۃ جمیعاً لہ ملک السمٰوٰت والارض ثم الیہ ترجعون۔ (زمر ع ۵) کہ شفاعت کے جملہ اختیارات اللہ تعالےٰ کے قبضہ میں ہیں۔ وہ زمین و آسمان کا مالک ہے اور تم اسی کے پاس جاؤ گے پس شفاعت اسی کے حکم اور اسی کے اذن سے ہو سکتی ہے۔ اسی کی اجازت کے بغیر کوئی شفاعت نہیں کر سکتا۔

پتہ مطلوب ہے

چودھری روشن الدین صاحب موضع ڈھاگرہ چک عـ۹۰ ڈاک خانہ رحیم یار خاں ریاست بہاولپور کا موجودہ پتہ مطلوب ہے جو دوست ان کے موجودہ ایڈریس سے آگاہ ہوں۔ وہ نظارت ہذا کو آگاہ فرماویں۔ یا اگر وہ خود یہ اعلان پڑھیں۔ تو اپنے ایڈریس سے اطلاع دیں۔ (نظارت بیت المال)

ولادت

میرے لڑکے محمد سعید کلیم سیکرٹری مال مونگ کے ہاں ۶/۸/۵۳ بروز اتوار ۶ بجے شب کو اللہ تعالےٰ نے لڑکی عنایت کی احباب اس کی درازیٔ عمر اور نیک ہونے کے لئے دعا کریں۔ خاکسار صدر الدین امیر جماعت احمدیہ مونگ ڈاک خانہ خاص ضلع گجرات۔

درخواست دعا

خاکسار کا کان ایک لمبے عرصے سے خراب ہے۔ اب یہ تکلیف زیادہ بڑھ گئی ہے۔ اور کان میں ورم کی وجہ سے ہر وقت درد رہتا ہے۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے۔ (۲) خاکسار کی والدہ عرصہ دو ماہ سے اپنڈے سائیٹس و بخار کی وجہ سے بیمار ہے۔ احباب دردِ دل سے دعائے صحت فرماویں۔ خاکسار مستری رفیق احمد از کراچی۔

کتاب اللہ

نیست ممکن بجز بہ قرآں زیستن!

*

ازعظمت تفہیمی صاحب منقول رسالہ فاران ماہ اگست ۵۳ء

— ۲ —

(۱) قرآنی تربیت

دوسری افسوسناک صورت حال قرآنی تربیت، قرآنی ماحول، قرآنی معاشرہ، قرآنی فکر، قرآنی سیاست، اور قرآنی حکومت کا فقدان ہے۔

اس ترقی یافتہ دور میں جس میں ایک ایک فرد نظم، قانون، اور پروپیگنڈے کی زنجیروں میں کچھ اس طرح جکڑ کر رکھ دیا گیا ہے۔ کہ نہ ان بندشوں سے آزاد ہو کر پوری طرح سوچ سکتا ہے اور نہ کوئی اور کردار ماحول کے خلاف کسی رنگ کو اختیار کر سکتا ہے، اصلاح کے راستے مسدود ہو چکے ہیں۔ آج اگر حالات کو بدلا جا سکتا ہے تو اس کے لئے بہت بڑی انقلابی جدوجہد ہی درکار ہے۔ انفرادی اصلاح میں سر کھپانا خود کو بے نتیجہ ضائع کرنا ہے جب تک ہم سب مل کر اجتماعی انقلابی کوشش نہیں کریں گے اس وقت تک قرآنی ماحول نہیں بن سکے گا۔

آیئے ہم سب ملکر قرآنی فکر، قرآنی ماحول، اور قرآنی سیاست کے لئے اپنی طاقت کے مطابق کوشش کریں۔ ہمارے درمیان دو بڑے گروہ پائے جاتے ہیں۔ حامی قرآن اور حامل قرآن اور یہ ہماری انتہائی بدقسمتی ہے کہ جو گروہ حامل قرآن ہے وہی سب سے زیادہ قرآن سے ناواقف اور اپنی ناواقفیت پر قانع ہے۔ یہ گروہ دس بارہ سال اس کتاب کو حفظ کرنے میں صرف کرتا ہے اور سمجھتا ہے کہ اس کے حروف و اصوات کے ازبر کر لینے کے بعد اس کے فرائض میں کچھ اور باقی نہیں رہتا۔ سوائے اس کے کہ سال ہجری کا نواں مہینہ شروع ہو تو یہ کسی مصلے کو تلاش کر کے اس پر اسے اول سے آخر تک دہرا دے۔ اور اسے اس پر قانع بنا دینے میں ہمارے ان علماء کو بھی بہت بڑا دخل ہے جو ایک حرف کے بدلے دس نیکیوں والی اور حافظ کے والدین کو سرفرازی کا روشن تاج پہنائے جانے والی احادیث تو کثرت سے سنایا کرتے ہیں۔ لیکن انہی احادیث کے وہ ٹکڑے جن میں عمل کرنا بھی شرط قرار دیا گیا ہے، بالعموم چھپا لیا کرتے ہیں۔ اگرچہ علمائے کرام ترغیباً ایسا کرتے رہے ہیں۔ تاکہ مسلمانوں میں حفاظ کا ایک گروہ بڑی تعداد میں ہر وقت موجود رہے۔ اور ان کی یہ نیت ہزار مبارکباد کی مستحق ہے۔ لیکن اگر کتاب اللہ صرف کتاب التلاوۃ نہیں بلکہ اس کا نزول ھدیٰ کی حیثیت سے ہوا ہے تو اس کے کتاب الھدایت ہونے کا فطری تقاضا یہ ہے کہ اس کا حامل اس کے حروف ہی پر قناعت نہ کرے۔ وہ آگے بڑھ کر اس کے معانی کا فہم اور اس کی تعلیمات پر عمل بھی کرنے کی کوشش جاری رکھے۔

آج تک اگر ہم نے "حافظ قرآن" کی قدر کی ہے تو آیئے آج کے بعد سے ہم اس اصطلاح کے بجائے **حامل قرآن** کی اصطلاح اپنے درمیان جاری کریں۔ جب ہم کسی مکتب کی طرف سے ضرورت اشتہار دیں تو اس کے الفاظ یہ نہ ہوں :- "ضرورت ہے ایک حافظ قرآن کی" بلکہ اس کی بجائے یہ الفاظ ہوں :- "ضرورت ہے ایک حامل قرآن کی"۔

اور پھر اس کے جب درخواستیں آنے لگیں تو ہمارا معیار انتخاب اس سے کم ہرگز نہ ہو کہ حافظ قرآن خواں کے بجائے قرآن داں بھی ہو۔ اور حامل قرآن بھی۔ جو نہ صرف یہ کہ بچوں کو قرآن پڑھائے بلکہ قرآن سمجھائے بھی۔ اور انہیں قرآنی تربیت بھی دے۔ ان کے ذہنوں کو قرآن کے طریق پر سوچنے کا عادی بنائے۔ ان کے اندر قرآن پر عمل کرنے کی جرأت پیدا کرے۔ ان کے اندر قرآن کے خلاف ماحول سے کشمکش کرنے کا حوصلہ بڑھائے۔ اور جب وہ انہیں اپنے مکتب سے فارغ کر کے نکالے تو وہ کسی دوسرے ماحول میں جذب ہونے کے قابل نہ ہوں۔ بلکہ ہر ماحول کو بدلنے والے ثابت ہوں۔

یہ کام بظاہر مشکل معلوم ہوتا ہے لیکن اس کی دشواری اسی وقت تک ہے جب تک ہم اس کی ضرورت کو محسوس نہیں کرتے۔ کسی کام کی ضرورت کا احساس اس تمام دشواریوں کو آسان کر دیا کرتا ہے۔

ہم تھوڑی سی کوشش کے بعد عربی زبان کا ایک ایسا نصاب تجویز کر سکتے ہیں جس کے ذریعہ ایک طرف ہم اپنے حافظوں کو عربی زبان سکھا سکیں۔ اور دوسری طرف قرآنی مکتبوں کے بچوں کو عربی سکھا سکیں۔ جب یہ نصاب تیار ہو جائے تو پھر ملک کے تمام حفاظ کی تنظیم کر کے ان پر یہ لازم کر دیا جائے کہ وہ روزانہ کم از کم آدھ گھنٹہ عربی زبان کے لئے ضرور خرچ کریں گے۔ اور دوسری طرف مکتب کے بچوں سے بھی روزانہ آدھ گھنٹہ لیا جائے جس میں راست طریقہ — (DIRECT METHOD) سے عربی زبان کی تعلیم دی جائے۔

مسلمانوں کے درمیان ایک بہت بڑی غلط فہمی یہ پھیلا دی گئی ہے۔ کہ عربی زبان نہایت مشکل زبان ہے اور اسی وجہ سے اس کی تعلیم عام نہیں کی جا سکتی۔ اسے صرف وہی لوگ حاصل کر سکتے ہیں جو — دارالعلوموں میں داخل ہو کر صرف و نحو "منطق فلسفہ" وغیرہ فنون کے سایہ میں ایک عرصہ دراز تک اسے حاصل کریں۔ لیکن اس غلط فہمی کو نہایت آسانی کے ساتھ دور کیا جا سکتا ہے۔ عربی زبان کی مشکلات نصاب تعلیم اور طریقہ تعلیم کی وجہ سے ہیں۔ اگر ہم تھوڑی کاوش کر کے نصاب اور طریقہ تعلیم کو بدل دیں تو پھر عربی زبان بھی ہمارے لئے اتنی آسان ہو جائے جتنا آسان اتنی ضخیم کتاب کا حفظ کر لینا ہے۔ حالانکہ دنیا میں زبانیں سیکھنے کے ریکارڈ بے شمار ملیں گے۔ مگر اتنی بڑی کتاب کے حفظ کر لینے کے ریکارڈ کسی دوسری قوم میں آپ کو نہ مل سکیں گے۔

ایک "حامل قرآن" کے لئے جہاں قرآن کا سمجھنا ضروری ہے۔ وہاں رائج الوقت تعلیم اور وقتی نظریات کا علم بھی ضروری ہے کیونکہ اس کی زندگی کا مقصد قرآن حاصل کرنے کے بعد اس کے سوا کوئی دوسرا نہیں رہ جاتا۔ کہ وہ قرآن کو ہر ماحول میں سربلند کرے۔ اور جس ماحول میں جو خوبیاں اسے نظر آئیں۔ ان پر قرآنی نقطۂ نگاہ سے تنقید کر کے انہیں مسلمانوں کے درمیان سے محو کرے تو جب تک ایک حامل قرآن اپنے حریف کے ساز و سامان سے واقف نہ ہو گا۔ اس وقت تک اس کے مقابلہ کا منصوبہ کیسے تیار کر سکے گا۔

آج تک ہم جو کچھ قرآن کے ساتھ کرتے رہے ہیں۔ وہ یہ تھا کہ ایک بچہ کو مکتب میں داخل کیا۔ ۵ - ۶ برس میں قرآن حفظ کرایا اور اسکول میں داخل کر دیا۔ جہاں اس کی فکر کی تعمیر ہوئی۔ اس کا کردار متعین اور پختہ ہوا اور جہاں سے اس نے زندگی گذارنے کا ایک ایسا ڈھنگ حاصل کیا۔ جس کی ایک ایک ادا، ایک ایک پگڈنڈی اور شاہراہ قرآن کے خلاف اور اس کی ضد ہے۔ اول تو اسکول جانے کے بعد حفظ قرآن باقی ہی نہیں رہتا۔ اور اگر بالفرض کسی صورت سے باقی رہ بھی جائے۔ تو زندگی سے اس کا کوئی ربط نہیں ہوتا۔ سوائے اس کے کہ ان حافظ صاحب کی زندگی اللہ کی آیتوں کی عملاً نفی کرتی ہے۔ اب آپ خود فرمائیے کہ کیا (نعوذ باللہ) قرآن شراب خانوں اور کلب گھروں کے لئے برکت کا ایک تعویذ بن کر نازل ہوا تھا۔ یا زندگیوں کو برائیوں سے پاک کرنے کے لئے آیا تھا؟

لہٰذا ایک حامل قرآن پیدا کرنے والی درس گاہ میں دوسرے رائج الوقت مضامین بھی پڑھائے جانے ضروری ہیں۔ جنہیں قرآن کریم حفظ کے ساتھ ساتھ ایک خاص تناسب اور ترتیب کے ساتھ پڑھایا جا سکتا ہے۔

اس میں شک نہیں کہ ہمارے اسکولوں اور کالجوں میں بھی قرآنی تعلیم لازمی قرار دی جا رہی ہے۔ لیکن وہاں غیر قرآن کے سایہ میں قرآن چلتا ہے۔ اور ہم قرآن کے سایہ میں سب کچھ چاہتے ہیں۔

اس تجویزہ نصاب تعلیم میں حفظ کی مدت ضرور طویل ہو جاتی ہے۔ لیکن جب آپ اپنے طالب علموں کو قرآنی تربیت بھی ساتھ ساتھ دینا چاہتے ہیں تو پھر مدت کا طول زیادہ بہتر ہے۔ تاکہ آپ کو زیادہ سے زیادہ اس کی تربیت کا موقع مل سکے۔

پہلی جماعت سے حفظ اور عربی زبان جاری کرنے کے بعد مڈل تک حفظ یا ترجمہ مشکل نہیں۔ اور اگر ہم حفظ اور عربی زبان کے لئے ایک اچھا طریقہ تعلیم تجربہ میں لے آئیں تو وہ تمام استحالات جو اس راستے میں ہمیں نظر آتے ہیں روشن امکانات میں بدل جائیں۔

ہمارے سامنے ایسے متعدد پرائمری مدارس ہیں جن میں پہلی جماعت سے انگریزی زبان سکھائی جاتی ہے۔ اور یہ وہ زبان ہے جس سے ہماری اردو زبان کو کسی قسم کا کوئی لگاؤ نہیں ہے۔ اس کے برخلاف عربی زبان وہ زبان ہے جس کے کم از کم پچاس فیصدی الفاظ ہماری زبان میں شامل ہیں۔ اور جب ہمارا ایک بچہ قرآن حفظ کر لیتا ہے تو اسے عربی کے ہزاروں الفاظ مع ان کے استعمالات کے یاد ہو جاتے ہیں۔ اس خصوصیت کو ملحوظ رکھتے ہوئے ہم عربی زبان کے حصول کو بچوں کے لئے دشوار کس دلیل کی بنا پر کہہ سکتے ہیں۔

اپیل

مندرجہ بالا تجاویز کے بعد میں سب سے پہلے اپنے حافظوں سے درخواست کرتا ہوں کہ وہ اپنی اصلی حیثیت کو سامنے رکھیں اور صحیح معنوں میں حافظ قرآن بننے کی کوشش کریں جس قرآن کو آج تک انہوں نے بے سمجھے بوجھے محض برکت کے لئے پڑھا ہے اسے سمجھنے کی بھی کوشش کریں۔ اور اپنے عزیز اوقات میں سے صرف آدھ گھنٹہ اس کی زبان سیکھنے کے لئے ضرور نکالیں۔

میری دوسری درخواست مکتبوں اور مدرسوں کے مہتمم حضرات سے ہے۔ کہ وہ اپنے اپنے مدارس میں مندرجہ بالا تجاویز کو سامنے رکھ کر نصاب تبدیل کریں۔ اور اس کام میں انہیں جتنی بھی دشواریاں پیش آئیں انہیں عبور کرتے ہوئے منزل مقصود تک پہنچنے میں کم ہمتی نہ دکھائیں۔ آج ہماری نئی نسل قرآن اور دین سے جس قدر دور ہو چکی ہے کل وہ اس سے بھی زیادہ بعد اختیار کرے گی۔ اور پھر کسی

لازمی چندوں کی ادائیگی اور جماعت احمدیہ

چندہ عام جس میں حصہ آمد بھی شامل ہوتا ہے ایک لازمی اور ضروری چندہ ہے اور سب سے مقدم ہے۔ کیونکہ اس کی بنیاد حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ و السلام نے رکھی ہے اور اس کی باقاعدگی کے متعلق حضور نے یہاں تک تاکید فرمائی کہ:۔

"جو شخص تین ماہ تک چندہ ادا نہ کرے اس کا نام سلسلہ بیعت سے کاٹ دیا جائے گا۔ اور اس کے بعد کوئی مغرور اور لاپرواہ جو انصار میں داخل نہیں۔ اس سلسلہ میں ہرگز نہیں رہ سکے گا" (تبلیغ رسالت جلد دہم ۱ صفحہ ۵۰-۴۹)

گویا تین ماہ تک چندہ نہ دینے والے کے متعلق اس قدر انذار ہے۔ کہ وہ سلسلہ بیعت سے کٹ کر حصار احمدیت سے خارج ہو جاتا ہے۔ چہ جائیکہ جو شخص اس سے زیادہ کئی ماہ یا سالہا سال سے چندہ نہ دیتا ہو۔ ایسا شخص خود اپنے تاریک انجام کے متعلق قیاس کر سکتا ہے۔ کیونکہ خدا تعالیٰ کے دفتر میں سلسلہ بیعت سے خارج ہو جانا کوئی معمولی سزا نہیں۔

اس چندہ کی اہمیت کے متعلق حضور علیہ السلام کے بعد آپ کے خلفاء بھی زور دیتے چلے آ رہے ہیں۔ چنانچہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ایک خطبہ میں فرمایا کہ:۔

"ہر وہ شخص جس کے ذمہ دفیقہ (؟) چندوں میں سے کوئی نہ کوئی بقایا ہو یا ہر وہ جماعت جس کے چندوں میں بقائے ہوں وہ فوراً اپنے اپنے بقائے پورے کریں۔ اور آئندہ کے لئے چندوں کی ادائیگی میں باقاعدگی کا نمونہ دکھلائیں۔ جو جماعتیں میرے اس حکم کے مطابق اپنے اپنے بقایوں کو ادا کرتے ہوئے فریضہ چندوں میں باقاعدگی اختیار کریں گی میں سمجھوں گا۔ کہ انہوں نے اپنے اقرار کو پورا کیا۔ اور آئندہ کی جدوجہد میں ان پر اعتماد کیا جا سکتا ہے"

جلسہ سالانہ ۱۳۳۵ ہش پر بھی حضور نے اپنی تقریر میں جماعت کو مخاطب کر کے فرمایا:۔

"تحریک جدید کو ہم کتنی ہی ضروری چیز قرار دیں۔ یہ لازمی بات ہے۔ کہ اگر اس تحریک کا اثر پہلے کاموں کے خلاف پڑے۔ تو پھر اس کا کوئی فائدہ نہیں ہو سکتا۔ اور اگر ہم ہر دلعزیز والا کام کریں۔ تو سلسلہ کو بجائے فائدہ کے نقصان پہنچاتے رہیں گے (اس موقعہ ایک ہر دلعزیز کی طویل مثال بھی بیان فرمائی) تحریک جدید میں صرف انہی لوگوں کا چندہ لیا جائیگا جو پہلے لازمی چندوں کے بقائے ادا کر دیں گے"

اگرچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے لازمی چندوں کی اہمیت بالصراحت واضح فرمائی ہے لیکن اس وقت صرف انہی حوالہ جات پر اکتفا کرتے ہوئے احباب اور عہدہ داران جماعت کو توجہ دلائی جاتی ہے کہ وہ اپنی اپنی جگہ پر غور کریں۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ و السلام اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ان واضح ہدایات کی موجودگی میں کوئی شخص ان لازمی چندوں کو نظر انداز نہیں کر دیتا۔ چندہ عام اور حصہ آمد ایک لازمی اور ضروری چندہ ہے۔ اور سب سے اہم اور مقدم ہے۔ ممکن ہے۔ کہ بیک وقت متعدد تحریکات میں حصہ لینے کے لئے کوئی شخص لازمی چندوں میں تغافل اختیار کرے۔ اس لئے مناسب خیال کیا گیا ہے کہ احباب اور عہدیداران جماعت کو آگاہ کر دیا جائے۔ کہ دیگر تحریکات کی بناء پر ان چندوں میں قطعاً ضعف نہ آنے دیں۔ اگر کوئی شخص دیگر تحریکات کی بناء پر ان چندوں میں سستی یا کوتاہی کرے گا۔ تو وہ خدا تعالیٰ کے نزدیک مورد الزام ہوگا۔

ایسے شخص کی مثال تو ایسی ہی ہوگی۔ کہ وہ فرض نماز کو ترک کر کے کثرت نوافل میں مشغول ہو جائے۔ اور سمجھے کہ نوافل کے ذریعہ بھی تو خدا تعالیٰ کو ہی یاد کیا جاتا ہے۔ اور اسی کی عبادت کی جاتی ہے۔ یا اس طرح کہ رمضان کے روزے تو نہ رکھے۔ اور نفلی روزوں پر زور دینا شروع کر دے۔ ایسے زاہد اور عابد کے اس قسم کے اعمال ...... ہرگز خدا تعالیٰ کی خوشنودی اور اس کے قرب کا موجب نہیں ہو سکتے۔ ہاں فریضہ اعمال اور عبادات بجا لانے کے بعد نوافل یقینی طور پر ترقی درجات اور تقرب الی اللہ کا موجب ہو سکتے ہیں۔ اور یہ حقیقت ہے۔ کہ جس طرح فرائض کے تارک کو نوافل کچھ فائدہ نہیں دیتے۔ اسی طرح فرائض کے ساتھ نوافل ادا کئے بغیر ترقی درجات اور تقرب الی اللہ نہیں ہو سکتا۔

پس جہاں لازمی چندوں کی باقاعدگی کی طرف توجہ کرنا ضروری ہے۔ وہاں دیگر تحریکات میں حصہ لینا بھی کم ضروری نہیں ہے۔ کیونکہ حالات پیش آمدہ اس امر کے متقاضی ہیں۔ کہ مالی قربانی زیادہ سے زیادہ کی جائے۔ لیکن ان میں حصہ لینے کے لئے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے فرمودہ اصول کو نظر انداز نہ ہونے دیا جائے۔ ورنہ یہ سمجھ لیا جائے۔ کہ ایک نیکی کی خاطر دوسری نیکی چھوڑنا خدا تعالیٰ کو ہرگز پسند نہیں۔ جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ فرماتے ہیں:۔

"بہت نادان وہ شخص ہے کہ اگر کوئی نیکی کرتا ہے۔ تو اس طرح پر کہ ایک نیکی میں فتور ڈال کر دوسری نیکی بجا لاتا ہے۔ وہ خدا کے نزدیک کچھ نہیں" (تبلیغ رسالت جلد ۱۰ صفحہ ۲۶)

پس احباب اور عہدیداران جماعت کو چاہیئے اپنی اپنی جگہ اپنی ذات اور جماعت کا محاسبہ کریں۔ کہ لازمی چندوں میں کوتاہی تو نہیں ہو رہی۔ اگر ہو رہی ہو۔ تو اس کا فوراً تدارک کیا جائے۔ تا ایسا نہ ہو۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ و السلام اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے صریح احکام کی نافرمانی کرتے ہوئے بجائے ثواب کے خدا تعالیٰ کی ناراضگی کو اپنے اوپر لے لیں۔

تحریک جدید کے وعدوں کی ادائیگی کی طرف خاص توجہ دیجائے

اپنا وعدہ آج ہی ادا فرمائیں!

"تحریک جدید کی آمد میں گذشتہ سال کی نسبت معتدبہ کمی ہے اس کی وجہ سے بیرونی ممالک میں تبلیغ اسلام کے کام کو نقصان پہنچنے کا اندیشہ ہو سکتا ہے۔ اس لئے ان ایام میں تحریک جدید کے وعدوں اور بقایوں کی ادائیگی کی طرف مخلصین جماعت کی خاص توجہ کی ضرورت ہے اپنا وعدہ آج ہی ادا فرما کر عند اللہ ماجور ہوں۔ (وکیل المال)

انتخاب عہدیداران کے متعلق ضروری ہدایت

بعض جماعتوں کی طرف سے عہدہ داران کے انتخاب موصول ہوئے ہیں۔ لیکن ساتھ ہی ان کے خلاف شکایات بھی موصول ہو جاتی ہیں۔ کہ فلاں وجہ سے انتخاب صحیح نہیں ہوا۔ ایک مذہبی جماعت کے لئے اس قسم کی شکایات کا پیدا ہونا معیوب امر ہے۔ احباب کو چاہیئے۔ کہ وہ قواعد کو مدنظر رکھتے ہوئے اور دعائیں کرتے ہوئے صحیح رنگ میں انتخاب کر دیا کریں۔

یہ امر حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ناراضگی کا موجب بھی ہوتا ہے۔ کہ فلاں جماعت میں یہ تنازعہ پیدا ہو گیا ہے۔ میں امید کرتا ہوں۔ کہ احباب آئندہ انتخاب کے سلسلہ میں اول تو کسی قسم کا کوئی تنازعہ نہیں ہونے دیں گے۔ اور اگر ہو تو فوراً نظارت علیا میں اطلاع دیں گے۔ تا کہ مرکزی نگرانی میں انتخاب کا انتظام کیا جائے (ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ)

سیکرٹریان زراعت کا انتخاب

بحوالہ اعلان المصلح مورخہ ۵/۲۰-۵۳ سیکرٹریان زراعت کے انتخاب کی ۵/۳۰-۵۳ آخری تاریخ مقرر کی گئی تھی۔ لیکن ابھی تک کل ستر جماعتوں سے انتخاب ہونے کی خبر آئی ہے۔ سامراء و پریذیڈنٹ صاحبان سے عملی تعاون کی درخواست کرتے ہوئے گذارش ہے۔ کہ سب جماعتیں اپنے اپنے سیکرٹری زراعت کا انتخاب جلد از جلد کرائیں۔ اور دفتر ہذا کو ۹/۵۳ تک اطلاع دیں۔ تا کہ ان کے ذمہ عملی کام کیا جا سکے۔

(نائب ناظر امور عامہ)

مولوی فاضل واقفین متوجہ ہوں

جن واقفین طلباء نے امسال مولوی فاضل کا امتحان دیا تھا۔ وہ فوراً دفتر ہذا میں حاضر ہو کر رپورٹ کریں۔ (وکیل الدیوان)

درخواست دعا

میرے بچے بیمار رہتے ہیں۔ اور بہت کمزور ہو گئے ہیں۔ احباب ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے درد دل سے دعا فرمائیں (محمد نذیر سبی)

زکوٰۃ اموال کو پاکیزہ کرتی اور بڑھاتی ہے

جامعہ نصرت

جامعہ نصرت فار ومن ربوہ موسمی تعطیلات کے بعد ۸ ستمبر کو کھل رہا ہے۔ تمام بورڈرز ایک روز قبل ہوسٹل میں پہنچ جائیں۔

فرسٹ ایر اور تھرڈ ایر کلاسز میں داخلہ یکم ستمبر کو شروع ہوگا۔ اور ایک ہفتہ تک جاری رہے گا۔ فرسٹ ایر کا انٹرویو ۱۲ ستمبر کو اور تھرڈ ایر کا ۱۳ ستمبر کو ہوگا۔ پراسپکٹس اور دیگر تفصیلات دفتر سے مل سکتی ہیں۔

جامعہ نصرت آپ کا اپنا کالج ہے۔ آپ کو چاہیئے کہ اپنی میٹرک اور ایف۔ اے پاس شدہ بچیوں کو جامعہ نصرت میں بھیجکر ثواب دارین حاصل کریں۔ بچیوں کو مغرب کی زہر آلود فضا سے بچائیں اور جامعہ نصرت میں داخل کرائیں جہاں طالبات کو اسلامی ماحول میں تعلیم دی جاتی ہے۔ جامعہ نصرت کی تعلیمی حالت کسی کالج سے کم نہیں۔ امسال خدا تعالےٰ کے فضل سے ہمارے کالج کا نتیجہ نہایت تسلی بخش رہا۔ تیرہ طالبات میں سے صرف دو لڑکیاں فیل ہوئیں۔ اور نتیجہ ۸۵ فیصدی رہا۔

کالج کی نگران اعلےٰ حضرت ام متین صاحبہ ایم۔ اے حرم حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز ہیں۔ دینیات کا مضمون لازمی ہے۔ پردے کا انتظام نہایت اعلےٰ ہے جسے غیر ملکی خواتین نے بھی سراہا ہے۔ (پرنسپل)

تعلیم الاسلام کالج لاہور میں داخلہ

فرسٹ ایر ایف۔ اے۔ ایف ایس۔ سی (نان میڈیکل و میڈیکل) تھرڈ ایر بی۔ اے۔ بی ایس۔ سی میں داخلہ ۸ ستمبر سے شروع ہو کر ۲۰ ستمبر تک جاری رہے گا۔ انشاء اللہ۔ تھرڈ ایر میں ان مضامین کے علاوہ جن کی تعلیم کا انتظام کالج میں ہے۔ ایسے مضامین بھی لئے جا سکتے ہیں جن کی تعلیم کا انتظام یونیورسٹی میں ہے۔ طلباء کو چاہیئے کہ وہ اپنے پروونشل اور کیرکٹر سارٹیفکیٹ کالج کے مجوزہ داخلہ فارم کے ساتھ پیش کریں۔ انٹرویو روزانہ ۹ بجے سے ۱۲ بجے تک ہوگا۔ سیکنڈ ایر اور فورتھ ایر میں داخلہ بھی انہیں ایام میں ہوگا۔

(صاحبزادہ) حافظ مرزا ناصر احمد ایم۔ اے آکسن پرنسپل

خدام الاحمدیہ مرکزیہ کا تیرہواں سالانہ اجتماع

۲۳، ۲۴، ۲۵ اکتوبر ۱۹۵۳ء

ہمارا تیرہواں سالانہ اجتماع ۲۳، ۲۴، ۲۵ اکتوبر ۱۹۵۳ء کو ربوہ میں منعقد ہوگا۔ اس اجتماع کے لئے بعض ضروری امور معین تاریخوں کے اندر اندر طلب کئے گئے ہیں۔ ان امور کے متعلق انہی تاریخوں تک دفتر مرکزیہ میں اطلاع آ جانی ضروری ہے۔ اس کی تفصیل دوبارہ درج کی جاتی ہے۔

(۱) شوریٰ میں پیش کرنے کے لئے تجاویز	۳۱ اگست ۱۹۵۳ء تک
(۲) نمائندگان شوریٰ کے انتخاب کی اطلاع	۳۰ ستمبر " "
(۳) اجتماع میں شامل ہونے والے خدام کی تعداد کی اطلاع	۳۰ ستمبر " "
(۴) ۵۵-۱۹۵۴ء کی آمد کا بجٹ	۳۱ اگست " "
(۵) اپنی مجلس کے کام کی رپورٹ اجتماع میں پیش کرنی ہوگی۔ رپورٹ تیار کرکے اس کی ایک نقل مرکز میں بھجوائیں۔	۳۰ ستمبر " "

(۶) اجتماع کے سلسلہ میں سب سے اہم بات اجتماع کے چندہ کی وصولی ہے۔ اب وقت بہت کم رہ گیا ہے۔ قائدین اس بارہ میں خاص کوشش کریں۔ اور چندہ اجتماع جلد تر وصول کرکے مرکز میں بھجوائیں (نائب معتمد خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

دعائے مغفرت

(۱) ۱۵-۱۶ اگست کی درمیانی شب خاکسار کی بیوی وفات پاگئی انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ اپنے پیچھے پانچ بچے چھوڑ گئی ہیں۔ احباب ان کی مغفرت کیلئے دعا فرمائیں۔ عبد الواحد لاہور چھاؤنی (۲) خاکسار کے والد محترم مولوی احمد علی صاحب رہان پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ لہو کے ۱۲ اگست ۵۳ء بروز جمعرات عرصہ تین ماہ بیمار رہ کر وفات پا گئے انا للہ وانا الیہ راجعون۔ احباب دعائے مغفرت فرمائیں اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

سالانہ اجتماع میں زیادہ سے زیادہ خدام کو شامل ہونے کی تحریک کریں — معتمد

بلوچستان ریاستی یونین کے لئے نظامت فنی تعاون کی جانب سے امداد

کراچی ۲۵ اگست۔ حکومت پاکستان اور حکومت ریاست ہائے متحدہ امریکہ نے بلوچستان ریاستی یونین کی ترقی کے لئے فنی تعاون کے پروگرام کے تحت ایک معاہدہ پر (گذشتہ جون میں) دستخط کئے ہیں خیال ہے کہ اس معاہدہ سے مذکورہ علاقہ میں اہم ترقیاتی سرگرمیوں کا آغاز ہوگا۔

خاران، مکران، بلوچستان اور قلات کی سابقہ ریاستوں پر مشتمل بلوچستان ریاستی یونین پاکستان میں سب سے بڑی واحد یونٹ ہے۔ اس یونین کا کل رقبہ ۸۱۲۳۹ مربع میل ہے۔ اس کا علاقہ سطح سمندر سے بلند ہوتا ہوا ۱۰۰۰۰ فٹ تک پہنچتا ہے اسی طرح درجۂ حرارت بھی مختلف حصوں میں موسم کے لحاظ سے صفر ڈگری سے ۱۰۰ ڈگری تک بدلتا رہتا ہے۔ جہاں تک زمین کی خصوصیات کا تعلق ہے۔ کسی جگہ دریائی مٹی سے بنا ہوا زرخیز میدان ہے۔ اور کہیں سخت چٹانیں ہیں۔ یونین کی آبادی ۵۵۲۰۰۰ نفوس پر مشتمل ہے۔ اس لحاظ سے فی مربع میل صرف ۷ء۸ اشخاص کا اوسط پڑتا ہے۔ جو پاکستان کے بعض علاقوں میں ۲۰۴ اشخاص فی مربع میل کے اوسط کے مقابلہ میں بہت کم ہے۔ چنانچہ بحالی کے مقاصد کے لئے اس علاقہ کی ترقیاتی سرگرمیوں کے بڑے امکانات ہیں۔

وادیاں:۔ اس علاقہ میں متعدد برساتی دریا ہیں۔ جن میں بارش کے موسم میں بہت پانی ہوتا ہے۔ بارش یونین کے مختلف حصوں میں ۳ انچ سے ۱۵ انچ سالانہ تک ہوتی ہے۔ بارش کا اکثر پانی چٹانوں اور میدانوں میں جذب ہو جاتا ہے، جس سے زیر زمین پانی کی سطح بلند ہو جاتی ہے۔ بقیہ پانی دریاؤں پر پشتے نہ ہونے کی وجہ سے ضائع ہو جاتا ہے۔ دریاؤں کی تنگ گھاٹیوں اور پانی کی تیز رفتار سے برقابی قوت کو ترقی دینے کے بہت عمدہ مواقع موجود ہیں۔ اسی طرح دریائی مٹی سے بنے ہوئے زرخیز میدان اور معدنی دولت سے مالا مال چٹانیں ترقیاتی سرگرمیوں کے بڑے مواقع فراہم کرتی ہیں۔

اس علاقہ میں ابتدائی تحقیقات سے معلوم ہوا کہ صرف ریاست قلات میں ۳۰ لاکھ ایکڑ زمین زیر کاشت لائی جا سکتی ہے آج کل یونین کے مختلف حصوں میں گیہوں۔ جوار۔ مکئی اور روئی پیدا ہوتی ہے۔ اس کے علاوہ آم، سیب، انگور، آڑو، کھجور وغیرہ کے باغات بھی موجود ہیں۔ بعض مقامات پر بھیڑوں کے گلے ہیں اور کانوں سے کوئلہ نکالا جاتا ہے۔ صرف ریاست قلات میں تخمینہ کے مطابق سالانہ ۱۲۳۰۰۰ پونڈ اون حاصل ہوتا ہے۔ آبادی زیادہ تر خانہ بدوش افراد پر مشتمل ہے۔

بستیاں بنانے کی اسکیم کے امکانات

اس علاقہ میں ترقی و تعمیر کے امکانات بہت وسیع ہیں۔ دریاؤں پر بند باندھ کر طاس کے علاقہ میں بارشوں کے موسم میں تیز بہنے والے پانی کو جمع کرکے اور ٹیوب ویل کنوئیں کھود کر سطحی اور اندرون زمین دونوں قسم کے آبی وسائل کے استعمال سے متعدد قسم کی غذائی فصلوں کی پیداوار کے لئے سیلابی اور دریائی مٹی والی وادیوں کو زیر کاشت لایا جا سکے گا۔ یہ ترقی و تعمیر مہاجرین کی آبادکاری کے سلسلے میں بستیاں بنانے کی اسکیم کے امکانات میں زبردست اضافہ کر دیگی۔

اس علاقہ کی جغرافیائی خصوصیات اس علاقہ کو پھلوں کے باغات کے لئے انتہائی موزوں بنا دیتی ہیں۔ علاقہ میں موجود بھیڑوں کو پالنے کی صنعت کی وجہ سے بھیڑوں کی چراگاہوں کو ترقی دینا اور ساتھ ہی ساتھ اون تیار کرنے کے کام کو آگے بڑھانا ممکن اور قابل عمل ہے۔ تیز بہنے والے دریاؤں کے پانی سے بجلی پیدا کی جا سکتی ہے۔ جو صرف ٹیوب ویل کنوؤں کے لئے ہی کام نہ آئیگی۔ بلکہ اون۔ پھلوں مچھلیوں اور دیگر صنعتوں کے لئے بھی جو زراعت اور دھاتوں کی صفائی کے سلسلہ میں قائم کی جائیں گی۔ کام میں لائی جائیگی۔ اور ان بستیوں میں بسنے والی آبادی کی نجی ضروریات کو بھی پورا کرے گی۔

دھاتیں:۔ کھورے کوئلے۔ کرومائیٹ۔ میگنیز فاسفیٹ۔ سلفر۔ سیسہ اور دیگر دھاتوں کے ذخیرہ کو جو اس علاقہ کے ابتدائی ارضیاتی سروے میں منکشف ہوئے ہیں۔ ملک میں ہی استعمال کیا جا سکے گا۔ اور برآمد بھی کیا جا سکے گا۔ طویل سمندری ساحل جو لنگر گاہوں کے لئے قدرتی طور پر مناسب ہے بحری مواصلات اور ساحلی آمد و رفت کی ترقی کے لئے بڑا فائدہ مند ثابت ہوگا۔ سمندری ساحل پر ایک بندرگاہ کے قیام اور دار السلطنت کراچی سے سلسلہ ملانے والی خشکی کے راستوں کی ترقی و تعمیر کی وجہ سے اجناس اور مال کی اندرونی اور بین الاقوامی تجارت کے لئے راستہ پیدا ہو جائیگا۔ اس طرح اس علاقہ کے باشندوں کا معیار زندگی جو بے حد کم ہے ان ترقیاتی سرگرمیوں کے ذریعہ بلند کیا جا سکے گا۔ اور صرف موجودہ آبادی کو ہی نہیں بسایا جائے گا۔ بلکہ منصوبوں کے تحت قائم کی جانے والی بستیوں میں مہاجرین کو بھی از سر نو آباد کیا جا سکے گا۔

امریکہ کے ساتھ معاہدہ

امریکہ کی نظامت فنی تعاون کے ساتھ معاہدہ کا مقصد اس ترقی و تعمیر کے لئے رقم فراہم کرنا ہے۔ یہ بات لازمی ہے کہ ایسی ترقیاتی سرگرمیوں کے لئے پہلے تفصیلی تحقیق و تفتیش کی جائے تاکہ ان کے اقتصادی طور پر قابل عمل ہونے اور شروع کئے جانے والے منصوبوں کی خصوصیات کی وضاحت ہو سکے یہ کام بہت جلدی شروع کیا جانے والا ہے۔ اس معاہدہ کا بنیادی مقصد حسب ذیل منصوبوں کی ترقی و تعمیر ہے۔

(۱) گھریلو۔ زراعتی اور آئندہ قائم ہونے والی صنعتوں کے استعمال کے لئے آبی رسد کے تمام بالائے زمین اور زیر زمین وسائل کی حفاظت اور ترقی۔ (۲) ریتج کی بحالی اور اس کا انتظام (۳) مناسب علاقوں میں جنگل بانی۔ (۴) مویشیوں کی نسلوں کو بہتر بنانا۔ (۵) پھلوں کی پیداوار کو عمدگی اور مقدار دونوں لحاظ سے بڑھانا (۶) معدنی ذرائع کی دریافت اور ترقی۔ (۷) ایک ثانوی بندرگاہ کا قائم کرنا (۸) ساحلی مواصلات کی ترقی (۹) صنعت ماہی گیری کی توسیع اور تجدید۔ (۱۰) صحت عامہ اور صفائی کے انتظامات کی اصلاح اور (۱۱) کراچی سے کوئٹہ تک نیز اندرونی علاقے میں دیگر سڑکیں تعمیر کرنا۔

تریاق اٹھرا: حمل ضائع ہو جاتے ہوں یا بچے فوت ہو جاتے ہوں۔ فی شیشی ۲½ روپے۔ مکمل کورس پچیس ۲۵ روپے۔: دواخانہ نور الدین جودھامل بلڈنگ لاہور

اگر موجودہ مذاکرات کامیاب رہے تو یقیناً اس کامیابی کا سہرا مسٹر محمد علی کے سر ہوگا

وزراء اعظم کے مشترکہ بیان پر امریکہ کے ممتاز اخبار "واشنگٹن اسٹار" کا تبصرہ

واشنگٹن ۲۵ اگست: ریاستہائے متحدہ امریکہ کے ممتاز اخبار "واشنگٹن اسٹار" نے اپنی ۲۲ اگست کی اشاعت میں کشمیر کے متعلق وزراء اعظم کے حالیہ فیصلہ پر تبصرہ کرتے ہوئے لکھا ہے کہ "اگر اس کوشش کا آخر میں کوئی مفید نتیجہ برآمد ہوا تو یہ جنوبی ایشیا میں امن کے لئے ایک بہم اقدام اور وزیر اعظم محمد علی اور وزیر اعظم نہرو کے لئے ایک ممتاز کامیابی کے مترادف ہوگا۔ مسٹر محمد علی جنہوں نے حکومت پاکستان کی قیادت سنبھالنے کے بعد اپنی زبردست قوت عمل اور دانشمندی کا ثبوت دیا ہے۔ اس مسئلہ کو حل کرنے کے لئے بڑی کوشش کر رہے ہیں۔ اور موجودہ مذاکرات اگر کامیاب ہوئے۔ تو یقیناً اس کامیابی کے لئے مسٹر محمد علی ہی تعریف کے مستحق ہوں گے۔

کشمیر کے متعلق نئی دہلی میں ہندوستان و پاکستان کی حالیہ گفت و شنید کے نتائج کے بارے میں اگرچہ سرکاری اعلانات میں تفصیلات نہیں بتائی گئی ہیں تاہم یہ ضرور ظاہر ہوتا ہے کہ دونوں وزراء اعظم نے اس پیچیدہ مسئلہ کو حل کرنے کے کام میں ٹھوس ترقی کی ہے

استصواب رائے عامہ کے بارے میں جس کے ذریعہ باشندگان کشمیر کو ہندوستان یا پاکستان میں شمولیت کے متعلق فیصلہ کرنے کا پہلا موقعہ حاصل ہوگا۔ کم از کم اصول کے متعلق پرانے معاہدہ پر پھر اتفاق رائے کا اظہار کیا گیا ہے اس خطرناک تنازعہ کا تصفیہ کرانے کے لئے اقوام متحدہ نے جو کوششیں کی تھیں۔ ان کے نتیجہ میں استصواب رائے عامہ کا اصول تسلیم کیا گیا تھا۔ لیکن دونوں ممالک میں اس استصواب رائے عامہ کے لئے حالات کے متعلق اب تک کوئی اتفاق رائے نہیں ہوا ہے۔

تصفیہ کے اس سلسلہ میں ایک بڑا سوال یہ تھا۔ کہ اس ریاست میں جنگ بندی کے معاہدہ کے تحت جو چار سال پہلے ہوا تھا۔ ہندوستان و پاکستان کی کتنی فوجیں رہیں۔ دوسرا اہم سوال یہ تھا کہ غیر جانبدار ناظم استصواب رائے عامہ کون ہو۔ اور کس قوم سے تعلق رکھتا ہو۔ اس کام کے لئے ایڈمرل نمٹز کو منتخب کیا گیا تھا۔ لیکن حکومت ہندوستان نے اس انتخاب پر ناپسندیدگی کا اظہار کیا ہے۔

کچھ کشمیر سے سلوک کیا کچھ جنوبی کوریا سے کریگا

جنوبی کوریا کا نمائندہ بھارت کے پہلو بہ پہلو بیٹھیگا

نیو یارک ۲۵ اگست: جنوبی کوریا کے وزیر خارجہ ڈاکٹر پی یون نے اقوام متحدہ کو بتایا کہ جنوبی کوریا کے لئے یہ ممکن نہیں ہے۔ کہ کوریا کی امن کی کانفرنس میں بھارت کا نمائندہ جنوبی کوریا کے پہلو بہ پہلو بیٹھے۔ بھارت جنوبی کوریا کی جگہ آ کر حالات پر غور کرے۔ اگر اس کی مرضی کے خلاف ہندوستان کی تقسیم ہوتی ہے۔ تو اس نے عدم تشدد کی تحریک کیوں نہیں شروع کی۔ ہمیں علم ہے کہ بھارت کا کشمیر کے معاملہ میں کیا رویہ ہے۔ میرے وفد کو شک ہے۔ کہ اس کے پیش نظر بھارت جنوبی کوریا سے کیا سلوک کر سکے گا۔

کوئٹہ میں زلزلہ آیا

دیواروں اور کھڑکیوں کے شیشوں میں شگاف

کوئٹہ ۲۵ اگست: گزشتہ ہفتہ اور اتوار کی رات کو یہاں زلزلہ کے دو جھٹکے محسوس کئے گئے۔ ہفتہ کا جھٹکا سخت تھا۔ اور مقامی زلزلہ پیما میں اس کی مدت ½ ۳ منٹ ریکارڈ ہوئی۔ ان دونوں جھٹکوں کا مرکز کوئٹہ سے ۳۰ میل دور شاہرگ کی کوئلہ کی کانوں کے علاقہ میں تھا۔ لوگ سوتے ہوئے چونک پڑے اور دیواروں اور کھڑکیوں کے شیشوں میں شگاف پڑ گئے۔ لیکن کوئی جانی یا زیادہ مالی نقصان نہیں ہوا۔

کوریا جانے والی بھارتی فوج کا جہاز

سنگاپور ۲۵ اگست: کوریا میں جنگی قیدیوں کی نگرانی کے لئے جو بھارتی فوج بھیجی گئی ہے۔ اس کا جہاز آج سنگاپور پہنچ گیا۔ بندرگاہ پر لنگر ڈالا۔ اور بھارتی شہریوں نے اس جہاز کا پرجوش خیر مقدم کیا۔ بھارتی فوج کو کوریا لے جانے والے دو اور جہاز سنگاپور سے گزریں گے۔

گورنر جنرل کی جانب سے یوم آزادی کے تہنیتی پیغاما کے جوابات

کراچی ۲۵ اگست: ہز ایکسیلنسی غلام محمد گورنر جنرل پاکستان نے ان متعدد تہنیتی پیغامات کے جوابات ارسال کئے ہیں۔ جو یوم آزادی پر موصول ہوئے تھے۔ ہز ایکسی لینسی جیٹولیو ڈارنیلس وارگاس صدر جمہوریہ برازیل کو گورنر جنرل نے اپنے جواب میں لکھا ہے:

"میں بڑی مسرت کے ساتھ آپ کے اس پیغام خیر سگالی کے لئے جو آپ نے ہماری آزادی کی چھٹی سالگرہ کے موقعہ پر ارسال کیا تھا۔ یور ایکسیلنسی اور باشندگان برازیل کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔"

ہاشمی سلطنت اردن کے بادشاہ کا گورنر جنرل نے ان الفاظ میں شکریہ ادا کیا ہے۔

"یور میجسٹی نے ہماری آزادی کی چھٹی سالگرہ کے موقعہ پر تہنیت اور نیک تمناؤں کا جو لطف آمیز پیغام ارسال کیا ہے۔ اس کے لئے میں اور باشندگان پاکستان آپ کا شکریہ ادا کرتے ہیں۔"

ہز ایکسی لینسی مسٹر کیمیلے چیمون صدر جمہوریہ لبنان کو حسب ذیل جواب بھیجا گیا ہے: "میں اپنی اور باشندگان پاکستان کی جانب سے یور ایکسیلنسی اور باشندگان لبنان کا یوم آزادی پر پیغام خیر سگالی ارسال کرنے کے لئے خلوص کے ساتھ شکریہ ادا کرتا ہوں۔"

مارشل دوف اور بے سابق وزیر اعظم کے نام حسب ذیل جواب ارسال کیا گیا ہے۔ "ہمارے یوم آزادی پر تہنیت اور نیک تمناؤں کا پیغام بھیجنے کے لئے میری جانب سے مخلصانہ شکریہ قبول کیجئے۔"

سیلاب سے دو پل بہہ گئے!

نانڈیڑ ۲۵ اگست: سرکاری اطلاع کے مطابق گوداوری میں طغیانی آنے کی وجہ سے کوتا مغربی ریلوے میں سلسلہ مواصلات منقطع ہو گیا ہے۔ متاثرہ علاقہ کے لوگوں کو راشن جگدل پور اور دانے پور سے مہیا کیا جا رہا ہے۔ جگدل پور اور دانے پور کے درمیان سڑک پر دو پل بہہ گئے ہیں۔ اور ابھی تک ان دونوں شہروں کے درمیان آمد و رفت کا سلسلہ منقطع ہے۔ ابھی کسی جانی یا مالی نقصان کی اطلاع نہیں ملی۔

مراکش میں اقوام متحدہ کی لاریوں پر سنگباری

رباط ۲۵ اگست: کل رات فرانسیسی حکومت کے ایک ترجمان نے بتایا۔ کہ کچھ بچوں نے کل دوپہر اقوام متحدہ کی فوجی لاریوں پر پتھر پھینکے تھے۔ اس کے علاوہ امریکی فوجیوں کے بارے میں اور کسی حادثہ کی خبر موصول نہ ہوئی۔ کہا جاتا ہے۔ کہ فرانسیسی اخبارات نے دعوی کیا تھا۔ کہ مراکش میں اقوام متحدہ کے آدمیوں پر سختی کی گئی۔ چنانچہ اس خبر کی تردید میں سرکاری ترجمان کو بیان دینا پڑا۔

حیدرآباد ٹرسٹ اس سال ایک لاکھ روپے کے وظائف دیگا

کراچی ۲۵ اگست: حیدرآباد ٹرسٹ نے اس سال طلباء کو ایک لاکھ روپے کی مالیت کے وظائف دینے کا فیصلہ کیا ہے۔ سابق وزیر حیدرآباد دکن مسٹر عبدالرؤف کی صدارت میں ایک کمیٹی قائم کی گئی ہے جو کراچی و سندھ کے طلباء کی درخواستوں پر غور کرنے کے بعد وظائف دے گی۔ وظائف کے لئے جو رقم مقرر کی گئی ہے۔ اس میں سے ۵ ہزار روپے کراچی کے لئے ۷ ہزار روپے پنجاب کے لئے اور دو دو ہزار روپے سندھ، صوبہ سرحد، بلوچستان، بہاولپور کے لئے مقرر کئے گئے ہیں ۵ ہزار روپے کی رقم وظائف کے لئے ریزرو رکھی گئی ہے

خواجہ شہاب الدین کراچی آ رہے ہیں!

پشاور ۲۵ اگست: گورنر سرحد خواجہ شہاب الدین کل سرکاری دورہ پر پشاور سے کراچی روانہ ہو رہے ہیں۔

ہیکٹر بولیتھیو نے قائد اعظم کی سوانح حیات مکمل کر لی!

کراچی ۲۵ اگست: مشہور برطانوی سوانح نگار مسٹر ہیکٹر بولیتھیو نے جو قائد اعظم کی سوانح حیات لکھنے پاکستان آئے ہوئے تھے۔ اپنی کتاب مکمل کر لی ہے۔ مسٹر بولیتھیو آج کل پرتگال گئے ہوئے ہیں جہاں پرتگال کے صدر ڈاکٹر سلازار نے قائد اعظم سے متعلق کتاب میں گہری دلچسپی کا اظہار کیا ہے۔

جنرل محمد ایوب کراچی واپس آ گئے

کراچی ۲۵ اگست: پاکستانی فوج کے کمانڈر انچیف جنرل محمد ایوب آج کے ایل۔ ایم کے طیارہ سے کراچی واپس پہنچ گئے۔ جنرل ایوب کیمبرلے (انگلستان) اسٹاف کالج میں ایٹمی ہتھیاروں کی کانفرنس میں شرکت کے لئے گئے ہوئے تھے

گورنر جنرل سرحد کے دورہ پر جا رہے ہیں

کراچی ۲۵ اگست: گورنر جنرل پاکستان مسٹر غلام محمد آئندہ مہینے کے شروع میں صوبہ سرحد کے دورہ پر پشاور جا رہے ہیں۔ امید ہے آپ وہاں ایک ہفتہ تک قیام کریں گے۔

دینی سوالات اور اُن کے جوابات (انگریزی) پر

معزز رسالہ الفرقان کا تبصرہ

"یہ پچاس صفحات کا عجیب رسالہ ہے۔ اس میں خدا تعالیٰ کی ہستی سے لے کر تحریک احمدیت کے بارے میں مختلف سوالات کے جوابات دیئے گئے ہیں۔ موجودہ زمانہ میں پیدا ہونے والے تمام ایسے سوالوں کا ایسے دلکش پیرایہ میں جواب دیا گیا ہے۔ کہ رسالہ ختم کئے بغیر چھوڑا نہیں جا سکتا۔"

مفت

پوسٹ کارڈ آنے پر

عبداللہ الہ دین سکندرآباد۔ دکن!

امریکہ کی طرف سے پاکستان کو گندم کی امداد!

واشنگٹن ۲۵ اگست: غیر ممالک کے امدادی ادارہ کے ایک ترجمان نے ایک بیان میں کہا کہ اب تک ستر جہاز امریکی بندرگاہوں سے ایک لاکھ نو ہزار چار سو اناسی ٹن گیہوں لے کر پاکستان روانہ ہو چکے ہیں۔ ستمبر کے آخر تک ایک لاکھ بیس ہزار ٹن گیہوں پاکستان پہنچ جائے گا۔ جس میں سات لاکھ ٹن فوری استعمال کے لئے اور بقیہ تین لاکھ ٹن بطور احتیاط کام لینے کے لئے محفوظ رہے گا۔ گیہوں کی پوری مقدار ۱۹۵۴ء کے شروع تک پاکستان پہنچ جائے گی۔

چرچل صحتیاب ہو گئے

لندن ۲۵ اگست: مسٹر ونسٹن چرچل وزیر اعظم برطانیہ کھوئی ہوئی صحت حاصل کر چکے ہیں۔ اور اب ڈاؤننگ اسٹریٹ آ گئے ہیں۔ آپ کینٹ میں مقیم تھے۔ آج آپ کابینہ کے ایک اجلاس میں شرکت کریں گے۔ ڈاؤننگ اسٹریٹ پر تین سو افراد ان کے خیر مقدم کو موجود تھے مگر وہ بنگلے کے عقبی حصے سے چپکے سے اندر چلے گئے۔

رسالہ کلمۃ الفصل کے متعلق ضروری اعلان

از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم اے ربوہ

میری ایک تصنیف غالباً ۱۹۱۵ء یا ۱۹۱۶ء میں زیر عنوان کلمۃ الفصل ریویو آف ریلیجنز میں شائع ہوئی تھی، جو مسئلہ کفر و اسلام یعنے حقیقی اور ظاہری اسلام کی تشریح پر مشتمل تھی اس کے بعد اس رسالہ کا دوسرا ایڈیشن مناسب نظر ثانی کے بعد غالباً ۱۹۲۰ء میں یا اس کے قریب شائع ہوا جس کا عنوان غالباً مسئلہ کفر و اسلام کا حل تھا، سو مجھے اس وقت ایک اجتماعی ضرورت کے ماتحت اس رسالہ کے دوسرے ایڈیشن کی فوری ضرورت ہے۔ جو چھوٹے سائز پر قادیان سے شائع ہوا تھا۔ پس جس دوست کے پاس یہ رسالہ موجود ہو، وہ از راہ مہربانی مجھے بصیغہ رجسٹری بھجوا کر ممنون فرمائیں۔ رسالہ پہونچنے پر میں انشاء اللہ اخبار میں اعلان کرادوں گا۔ کہ مزید نہ بھجوائے جائیں یا اگر دو نسخوں سے زیادہ پہونچ گئے۔ تو باقی واپس کر دیئے جائیں گے۔ جزاکم اللہ خیرا

نوٹ:- یہ بات۔ بارہ واضح کی جاتی ہے۔ کہ پہلے ایڈیشن کی ضرورت نہیں۔ بلکہ دوسرے ایڈیشن کی ضرورت ہے۔ جو چھوٹے سائز پر شائع ہوا تھا۔

خاکسار مرزا بشیر احمد ربوہ ۲۲ ۸/۵۳

پاکستانی اور بھارتی پنجاب کے درمیان امداد باہمی کی جمع شدہ رقوم کا تبادلہ

لاہور ۲۶ اگست۔ آج یہاں پاکستانی پنجاب کے نمائندوں کے درمیان امداد باہمی کے اداروں میں مہاجرین اور تارکان وطن کی جمع شدہ رقوم اور دوسرے معاملات پر بات چیت شروع ہو گئی۔ بھارتی وفد جو ۳ افسروں پر مشتمل ہے۔ کل یہاں پہنچا تھا۔ اور دس دن تک قیام کرے گا کانفرنس کا خاص موضوع ضلع لاہور اور منٹگمری کے تارکان وطن کے امداد باہمی کی انجمنوں پر مطالبات ہیں مشرقی پنجاب میں مسلمانوں کے امداد باہمی کے ۱۸۵۰ ادارے تھے۔ اور پاکستانی پنجاب میں غیر مسلموں کے ۵۰۴ ادارے تھے۔ ان کے کاغذات اور رجسٹروں کا تبادلہ نہ ہونے سے تارکان وطن اور مہاجرین کی رقوم ادا نہیں کی جا سکیں۔ اب رجسٹروں وغیرہ کے تبادلہ کی آخری تاریخ طے ہو گئی ہے۔ اور امید ہے کہ کانفرنس کے بعد بہت جلد تمام مطالبات کی ادائیگی عمل میں آسکے گی۔

مشرقی پنجاب و مغربی پنجاب کے پولیس افسروں کی کانفرنس

اغوا شدہ افراد کی بازیابی کے سوال پر غور کیا جا رہا ہے

شملہ ۲۵ اگست۔ مغربی پنجاب کے انسپکٹر جنرل پولیس شاہ نذیر الحق کی قیادت میں پولیس کے تین افسروں کا ایک دستہ آج یہاں پہنچ گیا۔ شملہ میں مغربی اور مشرقی پنجاب کے پولیس افسروں کی دو روزہ کانفرنس شروع ہو رہی ہے۔ ایک ترجمان کے بیان کے مطابق اس کانفرنس میں اغوا شدہ عورتوں کی بازیابی۔ مکمل ادائیگی اور سرحدی جرائم کے انسداد پر غور کیا جائے گا۔ شاہ نذیر الحق نے امرتسر میں کہا تھا۔ کہ سرحدی اضلاع کے پولیس افسروں کی کانفرنسوں میں اب تک جو فیصلے ہوئے تھے۔ شملہ کی کانفرنس میں ان کی توثیق کرنے کے سوال پر غور ہوگا۔ انہوں نے کہا کہ اس کانفرنس میں دونوں پنجابوں کی پولیس کے مشترکہ مظاہرہ کی تاریخ اور مقام کا بھی فیصلہ کیا جائے گا۔ کانفرنس میں مشرقی پنجاب پولیس کے انسپکٹر جنرل دھو پرکاش سنگھ بھارتی وفد کی قیادت کریں گے۔

واشنگٹن ۲۶ اگست۔ معلوم ہوا ہے کہ اگلے ماہ یہاں پر پاکستان، بھارت اور عالمی بنک کے نمائندے دریائے سندھ کے طاس کو ترقی دینے کے مسئلہ پر بات چیت کریں گے۔

خان محمد فرید خاں کو جلال الدین خاں کی جگہ سرحد کا وزیر مقرر کر دیا گیا

پشاور ۲۵ اگست۔ آج یہاں سرحد کے گورنر خواجہ شہاب الدین نے خان جلال الدین خاں کی جگہ جنہوں نے بعض الزامات کی بنا پر کل استعفی دے دیا تھا۔ خان محمد فرید خاں کو صوبائی وزیر لوکل سیلف گورنمنٹ کے عہدہ کا حلف اٹھوایا۔ مہاجرین و آباد کاری کا محکمہ جو پہلے خان جلال الدین خاں کے پاس تھا۔ اب صوبائی وزیر مال کو مسٹر گیلانی کو دے دیا گیا ہے۔ خان فرید خاں صوبائی انتخابات سے قبل وزیر صحت تھے خان جلال الدین خاں نے آج ایک بیان میں ان الزامات کا ذکر کیا۔ جو ان پر لگائے گئے تھے۔ اور کہا کہ وہ چاہتے ہیں۔ کہ اصل واقعات جلد از جلد لوگوں کے سامنے آجائیں۔ آپ نے کہا۔ کہ وہ بدستور مسلم لیگ اور مسلم لیگ کے ذریعہ صوبے کے لوگوں کی خدمت کرتے رہیں گے۔

پورے جرمنی کیلئے ایک مشترکہ عارضی حکومت کے قیام کی پیشکش!

برلن ۲۶ اگست۔ مشرقی جرمنی کے وزیر اعظم نے پارلیمنٹ میں آج اس گفت و شنید کی رپورٹ پیش کی۔ جو گذشتہ ہفتے روسی وزیر اعظم کے ساتھ ہوئی تھی۔ آپ نے اپنے بیان میں مغربی جرمنی کی حکومت کو پیشکش کی۔ کہ وہ پورے جرمنی کے لئے ایک عارضی حکومت قائم کرنے کے لئے مغربی جرمنی کے حکام کے ساتھ گفت و شنید کرنے کے لئے تیار ہیں آپ نے اپنے بیان میں مزید بتایا۔ کہ روس اس امر پر رضامند ہو گیا ہے۔ کہ وہ مشرقی جرمنی میں متعینہ روسی فوج کی ۵ء۷ فی صدی خوراک کا خود انتظام کرے گا۔

ایران میں زاہدی حکومت کا تختہ الٹنے کی کمیونسٹ سازش ناکام بنادی گئی

ڈاکٹر مصدق اور ان کے ساتھیوں کو پھانسی کی سزا دی جائیگی

تہران ۲۵ اگست۔ جنرل فضل اللہ زاہدی کی حکومت نے آج یہ انکشاف کیا ہے۔ کہ آج کمیونسٹوں نے ان کی حکومت کا تختہ الٹنے کی سازش کی۔ مگر فوج نے ٹینکوں کی مدد سے اس نئی سازش کو ناکام بنا دیا ہے۔ سرکاری طور پر بتایا گیا ہے۔ کہ آج تہران کے گلی کوچوں میں تودہ پارٹی کے کارکنوں نے مظاہرے شروع کرے۔ اور پمفلٹ پھینکے جن میں شاہ ایران کی مذمت کی گئی تھی۔ اور لوگوں سے کہا گیا تھا۔ کہ اینگلو امریکی بلاک کی مدد سے شاہ ایران نے ملک کی حکومت کا تختہ الٹا ہے۔ اور اب لوگ نئی حکومت کے خلاف بغاوت کر دیں۔

ان اشتہاروں میں کہا گیا ہے کہ اینگلو امریکی ایرانیوں پر سنگینیں تانے کھڑے ہیں۔ ان کا مقابلہ صرف اسی طرح کیا جا سکتا ہے۔ کہ ایرانی قوم متحد ہو جائے۔ گذشتہ ہفتہ جنرل فضل اللہ زاہدی کے برسر اقتدار آنے کے بعد کمیونسٹوں کی پہلی کوشش تھی۔ جسے فوج نے ناکام بنا دیا ہے۔ آج جنرل زاہدی نے کہا۔ کہ اس وقت سارے ملک میں حالات پر قابو پایا جا چکا ہے۔ انہوں نے کہا۔ کہ میری حکومت کا سب سے پہلا فرض یہ ہے۔ کہ ملک میں امن برقرار رکھا جائے ایرانی پولیس آج بھی ان کمیونسٹ لیڈروں کی تلاش کرتی رہی۔ جو روپوش ہو گئے ہیں۔ اور لوگوں کو شاہ کی حکومت کے خلاف مسلح بغاوت کرنے پر اکسا رہے ہیں۔ فوج اور پولیس ایران کے سابق وزیر خارجہ ڈاکٹر حسین فاطمی کو بھی ابھی تلاش کرنے میں کامیاب نہیں ہو سکی۔ آج جنرل زاہدی نے کہا۔ کہ ایران اس وقت زبردست مالی بحران سے گزر رہا ہے۔ اور ہمیں توقع ہے۔ کہ ایران کے دوست ملک ہماری امداد کریں گے۔ انہوں نے کہا۔ کہ ایران روس سے مالی امداد لینے کے لئے تیار ہے۔ جنرل زاہدی نے آج ایک ملاقات میں کہا۔ کہ آج کمیونسٹوں نے ان کی حکومت کا تختہ الٹنے کی جو کوشش کی تھی۔ وہ بہت منظم تھی۔ مگر فوج نے بروقت اس کوشش کو ناکام بنا دیا۔ جنرل زاہدی نے دعوی کیا۔ کہ وہ حالات پر مکمل طرح قابو پا چکے ہیں۔ انہوں نے کہا۔ کہ تہران میں فوج پولیس اور ڈاکٹر مصدق کے حامیوں اور کمیونسٹوں کے درمیان ابھی تک اکا دکا تصادم ہوتے رہتے ہیں۔ جنرل زاہدی نے کہا کہ ڈاکٹر مصدق اور ان کے ساتھیوں پر ایک خاص عدالت میں مقدمہ چلایا جائیگا۔ انہوں نے کہا۔ کہ غالباً ڈاکٹر مصدق اور ان کے کئی ساتھیوں کو غداری اور بغاوت کے الزام میں موت کی سزائیں دی جائیں گی۔ واضح رہے۔ کہ ڈاکٹر مصدق کے خلاف بدعنوانی اور غداری کے الزامات لگائے گئے ہیں۔ جنرل زاہدی نے کہا۔ کہ ایران میں عام انتخابات کرانے کے لئے عنقریب پارلیمنٹ کا ایک اجلاس طلب کیا جائیگا۔ انہوں نے کہا۔ کہ ڈاکٹر مصدق کی حکومت نے ایران کو دیوالیہ بنا دیا تھا۔ اور اب میری حکومت کی تمام تر توجہ صرف ملک کی اقتصادی حالت کو بہتر بنانے کی طرف لگی ہوئی ہے۔

نئی دہلی ۲۶ اگست بھارت پارلیمنٹ کے نائب صدر نے بخشی غلام محمد وزیر اعظم مقبوضہ کشمیر کا یہ بیان ایوان میں پڑھ کر سنایا۔ کہ صوفی محمد اکبر کو حکومت کے خلاف سرگرمیوں کی بنا پر نظر بند کر لیا گیا ہے۔ واضح رہے کہ صوفی محمد اکبر بھارت پارلیمنٹ کے رکن ہیں۔

کراچی میں ایلومنیم کا کارخانہ قائم ہوگیا

کراچی ۲۵ اگست۔ آج کراچی میں ایلومنیم کے پہلے کارخانے نے کام شروع کر دیا۔ جو ہر سال تقریباً ۱۲ سو ٹن وزنی ایلومنیم کی چادریں بنائے گا۔ اور جب اس میں پورا کام ہونے لگے گا۔ تو یہ سارے ملک میں ایلومنیم کے برتنوں کی ضروریات کو پورا کر سکے گا۔

امن و سچائی کا طلبگار

واشنگٹن ۲۵ اگست۔ واشنگٹن پوسٹ مورخہ ۲۰ اگست کے اداریہ کے اقتباسات درج ذیل ہیں:-

"ہم حال ہی میں ہندوستان میں پنڈت نہرو کے بلند مرتبہ کی تصدیق کر چکے ہیں۔ لیکن اگر ان کا کوئی کمزور پہلو ہے۔ تو ہمارے خیال میں وہ مسئلہ کشمیر ہے۔ معلوم ہوتا ہے۔ کہ ان کو اس شاہانہ ریاست کے ساتھ مالکانہ دلچسپی ہے۔ اور ایک حد تک اس کا سبب یہ ہے۔ کہ وہ خود کشمیری برہمن ہیں۔ مسٹر محمد علی نے نئی دہلی جانے کی کوشش کر کے پاکستان میں اپنی قیادت کا شاندار مظاہرہ کیا ہے۔ یہ بڑی جرأت کا کام تھا۔ ہندوستان کے ایماء پر شیخ عبداللہ کی معزولی سے پاکستان میں سخت اشتعال پیدا ہو گیا تھا۔ مسٹر محمد علی نے خاموشی اور معقولیت اختیار کرنے کی اپیل کی ہے۔ اپنے ہم وطنوں کے اشتعال کو وقتی طور پر کم کر دیا۔ مسٹر محمد علی میں ذرا بھی بناوٹ نہیں۔ بلکہ جیسا کہ واشنگٹن میں بحیثیت سفیر پاکستان ان کے عہدہ قیام کے دوران میں ثابت ہو چکا ہے۔ وہ بے ساختگی اور خلوص رکھتے ہیں۔ اور یہ وہ اوصاف ہیں۔ جو امن و سچائی کے طلبگار کے لئے ضروری ہیں۔

واشنگٹن ۲۵ اگست معلوم ہوا ہے حکومت امریکہ ایک تجویز پر غور کر رہی ہے جو برطانیہ میں پیش کی جائے گی۔ اس کی رو سے برطانیہ کو مشورہ دیا جائیگا۔ کہ وہ ایران کو جس کے ہاتھ وہ چاہے تیل فروخت کرنے کی اجازت دیدے اور اینگلو ایرانی آئل کمپنی کو بھی اس سلسلہ میں مناسب ہدایات دیدے۔